سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

بدھ،26۔اپریل2017

(یوم الاربعاء،28۔رجب المرجب1438ھ)

سولھویں اسمبلی: اٹھائیسواں اجلاس

جلد 28: شمارہ 3

151

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26۔اپریل 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) بوائلر اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) بوائلر اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

153

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

بدھ، 26-اپریل 2017

(یوم الاربعاء، 28-رجب المرجب 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ يَهۡدِىۡ لِلَّتِىۡ هِىَ اَقۡوَمُ وَ
يُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا
كَبِيۡرًا ﴿۹﴾ وَّ اَنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ اَعۡتَدۡنَا
لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۱۰﴾ وَيَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ
بِالۡخَيۡرِ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا ﴿۱۱﴾

سورة بنیٓ اسرآئیل / الإسرَاء آیات 9 تا 11

یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے اجر عظیم ہے (9) اور یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (10) اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی مانگتا ہے اسی طرح برائی مانگتا ہے اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے (11)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے ختمِ رُسل اے شاہ زمن اے پاک نبی رحمت والے
تو جانِ سُخن موضوعِ سُخن اے پاک نبی رحمت والے
اے عقدہ کشائے کون و مکاں تیرے وصف نہیں محتاج بیاں
عاجز ہے زباں قاصر ہے دہن اے پاک نبی رحمت والے
اے پاک شجر کے پاک ثمر تارے ہیں نبی اور تو ہے قمر
ہے ماہ جبیں تیری ایک کرن اے پاک نبی رحمت والے
اے بدر و حُنین کے راہنما اے فاتح خیبر کے مولا
تیرا ایک اشارہ کفر شکن اے پاک نبی رحمت والے

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر:اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر 1927 سردار شہاب الدین خان کا ہے ان کی میرے ساتھ بات ہوئی ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے جی،سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!سوال نمبر 2500 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:جنرل بس سٹینڈ کی آمدن واخراجات اور دیگر تفصیلات

*2500:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور جنرل بس سٹینڈ پر روزانہ کتنی بسیں آتی ہیں اور کتنی بسیں مختلف شہروں کے لئے روانہ ہوتی ہیں؟

(ب) یکم جولائی 2012 تا 31-جون 2013 اڈا بس اور دیگر کن کن مدات میں کتنی آمدنی حاصل ہوئی اور اڈا کی بلڈنگز کی اصلاح ومرمت اور مسافروں کو سہولیات پہنچانے پر کیا خرچ ہوا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بس سٹینڈ پر مسافر خانہ،ڈرائیور روم اور ٹائلٹ انتہائی کم تر معیار کے ہیں تمام بس سٹینڈز پر جگہ جگہ بھتہ دے کر لوگوں نے ناجائز دکانیں وغیرہ بنا رکھی ہیں مسافروں کو کون کون سی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں؟

(د) بس سٹینڈ پر روانگی کے لئے بس کو کتنے وقت کے لئے سٹینڈ پر رکھنے دیا جاتا ہے اور اس کا کیا طریق کار ہے؟

(ہ) محکمہ نے مسافروں کو معیاری سہولیات مہیا کرنے کے لئے آئندہ کے لئے کیا منصوبہ بندی کی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) جنرل بس سٹینڈ لاہور سے 4000 سے 5000 تک چھوٹی بڑی گاڑیوں کی آمدورفت ہوتی ہے۔

(ب) یکم جولائی 2012 تا 30۔جون 2013 اڈا فیس کی مد میں مبلغ۔/43,30,11,031 روپے وصول ہوئے نیز مذکورہ عرصہ میں بلڈنگ کی اصلاح ومرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(ج) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے زیر انتظام نیو بس ٹرمینل جنرل بس سٹینڈ بادامی باغ لاہور، سٹی بس ٹرمینل سکندریہ کالونی بند روڈ اور جناح بس ٹرمینل ٹھوکر نیاز بیگ چل رہے ہیں۔ان تینوں ٹرمینلز کو جدید ترین سہولیات سے مزین کیا گیا ہے جس میں لیڈیز ویٹنگ ہالز، جینٹس ویٹنگ ہالز، واش رومز برائے لیڈیز و جینٹس، بکنگ کاؤنٹرز، ریسٹورنٹ، پی سی او ٹک شاپس، کنٹین، پارکنگ سٹینڈز، نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد اور مسافروں کو لمحہ بالمحہ ملکی حالات سے باخبر رکھنے کے لئے ویٹنگ ہالز میں جدید ترین LCDs اور مسافروں کی جان ومال کی حفاظت کے لئے سکیورٹی پوائنٹ آف ویو کے پیش نظر CCTV کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں۔جنرل بس سٹینڈ لاہور میں عارضی وپختہ تجاوزات کا خاتمہ کیا جا چکا ہے اس وقت کسی قسم کی کوئی انکروچمنٹ نہ ہے۔

(د) جنرل بس سٹینڈ میں آنے والی بس اپنی آمد کا اندراج کرواتی ہے اور بعد ازاں اپنی باری آنے پر فرسٹ کم فرسٹ گو کی پالیسی کے مطابق ایک گھنٹہ بعد اپنی منزل کو روانہ ہو جاتی ہے۔

(ہ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور مستقبل میں مسافروں کو ائرپورٹس کی طرز پر جدید ترین سہولیات مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال کریں اور تھوڑی سی تصحیح کر لیں 31۔جون ہوتا ہے؟ is it possible

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! rules relax کر کے ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے سامنے سوال نہیں ہے جو میں نے دیا تھا کہ اُس میں کیا date لکھی تھی presume کر لیں 30۔جون ہوگا۔

جناب سپیکر: جی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یکم جولائی 2012 تا 30- جون 2013 اڈا فیس کی مد میں 43 کروڑ سے زیادہ رقم خرچ کی ہے اور آگے جواب میں لکھا ہے نیز مذکورہ عرصہ میں بلڈنگ کی اصلاح و مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔ میں ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو اتنے کروڑوں کی آمدنی ہوئی ہے گورنمنٹ نے اُس کو کدھر کیا ہے، یہاں پر لوگوں کی سہولیات کے لئے خرچ کیوں نہیں کیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ سوال نمبر 2500 ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! 2500 ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ڈاکٹر صاحب پوچھ رہے ہیں کہ آپ کو اتنی آمدن ہوئی ہے آپ نے یہ آمدن کہیں خرچ نہیں کی ہے تو یہ رقم کدھر گئی ہے؟ یہ اُنہیں بتادیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! یہ جنرل بس سٹینڈ لاہور کا متعلقہ سوال ہے اور یہاں پر یہ جو آمدن ہوئی ہے وہ زیر انتظام سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ خرچ کی گئی ہے یہ ٹرمینل بنائے گئے ہیں، مسافروں کی سہولتوں کے لئے وہاں پر چیزیں مہیا کی گئی ہیں waiting halls بنائے گئے، wash rooms بنائے گئے ہیں لہٰذا وہاں خرچ تو کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جواب کے جز (ب) میں آپ کی طرف سے لکھا ہوا آیا ہے نیز مذکورہ عرصہ میں بلڈنگ کی اصلاح مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔ اس لئے وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ پیسے کدھر گئے؟ اگر آپ اُس کو explain کر دیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! مجھے ایک بات clear کر دیں کہ معزز ممبر سوال نمبر 2500 پوچھ رہے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہی سوال ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! یہ معزز ممبر کے نام سے نہیں تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں؟ یہ سوال انہی کے نام پر ہے سوال نمبر 2500 ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! یہ سوال جنرل بس سٹینڈ لاہور کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: یہ سوال پہلے 23- جنوری کو pending ہوا تھا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! تھوڑا وقفہ کر دیں تاکہ منسٹر صاحب چائے پی آئیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ آپ کو بھی پتا ہے کہ ان کی کتنا عرصہ طبیعت خراب رہی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ وہاں پر خرچ کیا گیا ہے۔ وہاں سکیورٹی پر خرچ کیا گیا ہے اور کیمرہ جات لگائے گئے ہیں۔ ان کی مراد یہ ہے کہ نئی تعمیرات نہیں کی گئیں تو میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہم اس کی طرف بھی جا رہے ہیں۔ وہاں پر مسافروں کے لئے تمام تر سہولیات مہیا کرنے کے لئے اخراجات کئے گئے ہیں اگر ان کو اس کی تفصیل چاہئے تو میں پیش کر دوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو مزید مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا حالانکہ اس پر کافی debate ہو سکتی ہے۔ انہوں نے جز (ہ) میں لکھا ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ مستقبل میں مسافروں کو ائرپورٹس کی طرز پر جدید ترین سہولیات مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس کے لئے کوئی پلان بنایا ہے کیونکہ اب نیا بجٹ تقریباً مکمل ہونے کے مراحل میں ہے؟ اب اپریل کا آخر آ گیا ہے اور جون میں بجٹ پیش ہو جائے گا ظاہر ہے کہ اگر انہوں نے کوئی چیز بنائی ہے تو اس حوالے سے اب پیپرز پر کوئی نہ کوئی منصوبہ بن گیا ہو گا اور منظوری کے مرحلے سے گزر چکا ہو گا۔ میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ اس کے اندر جو انہوں نے commit کیا ہے تو کیا باضابطہ کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے، اگر بنایا گیا ہے تو مہربانی کر کے اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! اس پر منصوبہ بنایا گیا ہے اور بہتر سے بہتر سہولیات مہیا کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ جب اس کا پلان تیار ہو جائے گا تو وہ پلان ان کو دیا بھی جائے گا اور دکھایا بھی جائے گا۔ اس سلسلے میں میئر لاہور پچھلے دنوں میں دورہ کر آئے ہیں اور معاملات کو دیکھ بھی آئے ہیں۔ ابھی یہ کارپوریشن کے پاس ہے جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ ضلعی حکومتیں اب ختم ہو چکی ہیں اب میئر صاحب اس کو لے کر آگے بڑھیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہاں پر شاندار منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں مطمئن نہیں ہوں میں نے تو دو ٹوک یہ بات پوچھی ہے کہ آیا اس بجٹ میں، اب ظاہر ہے کہ بجٹ کے through ہی یہ ہوگا۔ انہوں نے بالکل صحیح کہا ہے کہ ہم نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ختم کر دی ہے [*********] یہ ایک علیحدہ موضوع ہے میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ 18-2017 کے بجٹ کے اندر جو آپ نے commit کیا ہے کہ ائرپورٹس کی طرز کی سہولیات مہیا کریں گے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ تھوڑی درستی کر لیں میئر اور چیئرمین سوپر نہیں ہوتے ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں درستی کر لیتا ہوں۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ 18-2017 کے لئے جو اس کا پلان بنایا ہے کیا یہ مجھے اس کی تفصیل فراہم کر سکتے ہیں کیونکہ بجٹ تو آنے والا ہے؟ یہ تو ابھی کہہ رہے ہیں کہ میئر ہے اور فلاں ہے۔ جو کچھ بھی ہے پنجاب گورنمنٹ ہی supervise کرتی ہے اور اسی گورنمنٹ نے ہی سبھی کچھ کرنا ہے تو وہ مجھے بتائیں کہ انہوں نے اس حوالے سے کیا بنایا ہے؟ اگر یہ پلان کی تفصیلات ابھی نہیں دے سکتے تو کل فراہم کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت اقدس میں یہ گزارش کروں گا کہ میرے فاضل دوست نہایت ہی پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور مجھے ان کا احترام بھی ہے لیکن یہ جو نیا سسٹم آیا ہے اس میں میئر اور چیئرمین صاحبان کے بارے میں انہوں نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں ان کو delete کیا جائے۔

جناب سپیکر: وہ میں نے delete کروا دیئے ہیں لیکن انہوں نے آپ کے بارے میں نہیں کہا۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! اُن کے بارے میں ہی کہا تھا لیکن میئر اور چیئرمین بھی ہمارے نمائندے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ الفاظ میں نے حذف کروا دیئے ہیں۔ اب ان کے سوال کی طرف آ جائیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ میری گزارش ہے کہ اب میئر صاحب نیا بجٹ بنائیں گے، لاہور کارپوریشن نیا بجٹ بنائے گی تو اس میں top priority پر یہی ہو گا کہ وہاں پر ائرپورٹ کی طرز پر سسٹم بنایا جائے گا اور وہ خوب سے خوب تر بنایا جائے گا۔ جب نقشہ بنے گا، بجٹ پاس ہو گا تو میں محکمہ سے کہوں گا کہ ان موصوف کو بھی ایک کاپی بھیج دی جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ گا، گے، گی کا گانا تو ہم بہت سنتے ہیں میں نے تو دو ٹوک پوچھا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ گانا تو نہیں ہے۔ ایوان میں گانا نہیں گایا جاتا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: چلیں، یہ گانا نہیں ہے، شعر و شاعری نہیں ہے نثر ہے۔ میں نے آپ سے بالکل clear کہا ہے کہ انہوں نے commit کیا ہے لہذا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کوئی منصوبہ بنایا ہے تو اس کی نقل مجھے فراہم کر دیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ اس کی کاپی ہم انہیں فراہم کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ شاہ صاحب! یہ آپ کو کاپی فراہم کر دیں گے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 3564 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: فائر بریگیڈ سے متعلقہ تفصیلات

*3564: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فائر بریگیڈ ساہیوال کے پاس آگ بجھانے والی کتنی گاڑیاں ہیں، یہ کس کس ماڈل کی ہیں، ان میں سے کتنی چالو حالت میں اور کتنی خراب ہیں؟

(ب) فائر بریگیڈ ساہیوال کے پاس آگ بجھانے کے لئے کون کون سے آلات اور مشینری ہے یہ کب خرید کی گئی تھی، اس میں کتنی چالو حالت میں اور کتنی خراب ہیں؟

(ج) کیا فائر بریگیڈ ساہیوال کے پاس تین سے اوپر کی منزلوں پر آگ پر قابو پانے کے لئے مطلوبہ آلات اور مشینری ہے اگر نہیں تو کیا حکومت موجودہ دور کے مطابق مزید مشینری اور آلات فراہم کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) فائر بریگیڈ ٹی ایم اے ساہیوال کے پاس آگ بجھانے والی گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	گاڑی نمبر	ماڈل نمبر		موجودہ حالت
1	6577/SL	1971	BMLC	خراب ہے
2	5835/SLC	1980	ISUZU	خراب ہے
3	59/N-GNE	1980	ISUZU	خراب ہے
4	60/N-GNE	1980	DENSU	خراب ہے
5	4004/SLE	1985	MAZDA	چالو ہے

نوٹ: شہر ساہیوال میں ریسکیو 1122 فائر سروسز کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

(ب) ٹی ایم اے ساہیوال کے پاس آگ بجھانے کے لئے جدید آلات و مشینری موجود نہ ہے کیونکہ ریسکیو 1122 جدید آلات و مشینری کے ساتھ یہ فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

(ج) ٹی ایم اے کو جدید آلات و مشینری درکار نہ ہے کیونکہ فائر سروسز کے فرائض احسن طریقہ سے ریسکیو 1122 سرانجام دے رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کتنی گاڑیاں ہیں، کس کس ماڈل کی ہیں، کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی خراب ہیں؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ فائر بریگیڈ ٹی ایم اے ساہیوال کے پاس آگ بجھانے والی گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔ اس میں گاڑی کا نمبر وغیرہ لکھا ہوا ہے اور پہلے نمبر پر 1971 ماڈل کی گاڑی ہے جو خراب ہے۔ نمبر 2 پر گاڑی کا

ماڈل 1980 ہے وہ بھی خراب ہے۔ نمبر 3 پر بھی 1980 ماڈل گاڑی ہے اور وہ بھی خراب ہے۔ نمبر 4 پر بھی 1980 ماڈل گاڑی ہے وہ بھی خراب ہے۔ نمبر 5 پر جو گاڑی ہے بس وہ اکلوتی ہی چالو حالت میں ہے۔

جناب سپیکر: وہ ساری تفصیل لکھی ہوئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں تھوڑا update کر دوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے جس کو ٹی ایم اے لکھا ہے وہ آج میونسپل کارپوریشن ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کی درستی کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میونسپل کارپوریشن میں یہ حالات ہیں تو بتادیں کہ ان خراب گاڑیوں کو کب تک ٹھیک کروالیا جائے گا؟

جناب سپیکر: آپ کس مقصد کے لئے کہہ رہے ہیں؟ ان کا کہنا ہے کہ فائر بریگیڈ کے پاس ساری سہولتیں موجود ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ فائر بریگیڈ کے پاس کوئی سہولت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ کس نے کہا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ انہوں نے لکھا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ ایسے نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ ٹی ایم اے کے پاس کوئی سہولت موجود ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ وہاں پر تین گاڑیاں خراب حالت میں ہیں ان سے کسی قسم کا کوئی کام نہیں لیا جا سکتا لیکن صورتحال یہ ہے کہ 1122 نے تمام کام کو سنبھالا ہوا ہے اور ساہیوال میں 1122 نہایت احسن طریقے سے کام کر رہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر کو بڑے ادب کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ delimitation میں میونسپل کارپوریشن معرض وجود میں آئی ہے تو اس کے ساتھ میونسپل کمیٹی کمیر بھی delimitation میں اسی ٹی ایم اے سے بنی ہے۔ انہوں نے جو 1122 کا لکھا ہے وہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے۔ میں نے تو صرف یہ پوچھا ہے کہ یہ فائر بریگیڈ کا کیا کام کر رہے ہیں، وہاں کتنی گاڑیاں ہیں؟ 1122 کا جو prerogative ہے اور جو ان کا scope of work ہے آپ ان سے جا کر پوچھ لیں وہ کہتے ہیں کہ ہم پوری تحصیل میں نہیں جائیں گے۔ وہ شہر سے باہر تین کلومیٹر سے زیادہ نہیں نکلتے۔ اگر کوئی ان کو کہہ دے تو وہ پانچ کلومیٹر پر چلے جاتے ہیں حالانکہ شہر کی حدود 92 کلومیٹر ہے۔ میری آپ کے توسط سے یہ گزارش ہے کہ اگر ان گاڑیوں کی ضرورت نہیں ہے تو میونسپل کمیٹی کمیر جو نئی establish ہوئی ہے یہ گاڑیاں ان کو دے دیں۔ یہ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ ان کی تجویز ہے اس کو دیکھ لیں اگر یہ قابل عمل ہے تو کر لیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! ہم اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ بات تو درست ہو گی کہ اگر 1122 میں جائیں تو وہ لوگوں کو سہولت دیں یا نہ دیں۔ سوال یہ پوچھا گیا تھا کہ فائر بریگیڈ ساہیوال کے پاس آگ بجھانے کے کون کون سے آلات اور مشینری ہے یہ کب خریدی گئی تھی، کتنی چالو حالت میں ہے اور کتنی خراب ہے؟ ڈیپارٹمنٹ نے اس کا جواب دیا ہے کہ ٹی ایم اے ساہیوال کے پاس آگ بجھانے کے لئے جدید آلات و مشینری موجود نہ ہے کیونکہ ریسکیو 1122 جدید آلات و مشینری کے ساتھ یہ فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ 1122 کتنی پہلے established ہوا ہے تو اس سے پہلے یہ میونسپل کمیٹی اور ٹی ایم اے والے کیا کرتے تھے؟

جناب سپیکر: آپ پہلے کا سوال پوچھ رہے ہیں یا اب کا سوال پوچھ رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے جواب ہی نہیں دیا بلکہ یہ مناسب ہی نہیں سمجھا کہ جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ ان کے متعلقہ ہو گا تو جواب دیں گے ناں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ 1122 کب establish ہوئی ہے اس کا آپ کو بہتر پتا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس آلات ہی نہیں ہیں تو ذرا بتادیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور وہ کیا کر رہے تھے؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے تو کہہ دیا ہے کہ یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔ اب کیا کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ریسکیو 1122 پر ڈال دیں کیونکہ اس سے پہلے تو وہ پورا ڈیپارٹمنٹ exist کرتا ہے ناں۔ آج جو گاڑیاں خراب کھڑی ہیں ان کے ڈرائیور بھی ہوں گے اور ان کے فائر مین بھی ہوں گے وہ سارے تنخواہیں لے رہے ہوں گے اور سارا کچھ کر رہے ہوں گے لیکن گاڑیاں خراب ہیں۔ میں ساہیوال کا رہائشی ہوں، صبح شام روزانہ گزرتا ہوں وہاں پر فائر بریگیڈ کا پورا آفس موجود ہے یا وہ بوجھ وہاں سے کم کیا جائے اور ان کو بھی ریسکیو 1122 کے سپرد کیا جائے یا ان کو شفٹ کر کے کمیر میونسپل کمیٹی کو دے دیا جائے۔ چلیں، کسی کا تو بھلا ہو جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے تجویز دے دی وہ اس کو دیکھ لیں گے۔ اگر وہاں ضرورت ہوئی تو کیوں نہیں کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہاں پر تو ہے کچھ نہیں، کوئی infrastructures نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ غیر متعلقہ بات ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں نے ان سے گزارش کی ہے کہ مرمت ہونے کے بعد جو چالو حالت میں گاڑی ہوگی اگر ان کے علاقے میں جا سکتی ہے تو میں ان سے بات کرلوں گا اور ان کو بھیج دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 4425 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران وہ آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 4426 بھی چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 4901 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال میں جعلی مشروبات تیار کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4901: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 2013 کے دوران جعلی مشروبات تیار کرنے والی کل کتنی فیکٹریاں پکڑی گئیں نیز کتنے مالکان کو گرفتار، سزا اور جرمانہ کیا گیا الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) سال 2013 کے دوران ضلع ساہیوال میں منرل واٹر و جعلی مشروبات تیار کرنے والی فیکٹریوں کے مالکان کا تعلق کس کس شعبہ ہائے زندگی سے تھا نیز ان جعلی مشروبات تیار کرنے والی فیکٹریوں کے مالکان کے مکمل کوائف سے آگاہ کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) سال 2013 کے دوران جعلی مشروبات تیار کرنے والی دو فیکٹریاں پکڑی گئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. ساجد ولد صدیق، سوڈا واٹر فیکٹری، پیپلز کالونی نزد جی ٹی روڈ ساہیوال
2. محمد عمران ولد نذیر احمد، سوڈا واٹر فیکٹری ٹبہ نور پور پرانی چیچہ وطنی ساہیوال

مذکورہ فیکٹری مالکان کو گرفتار کر کے ان کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی گئی ہیں۔

(ب) سال 2013 کے دوران ایک منرل واٹر تیار کرنے والی فیکٹری پکڑی گئی اور ایف آئی آر درج کروائی گئی۔ مذکورہ فیکٹری کا مالک غلام مصطفیٰ ہے جو کہ ایکوفینا لائف جنرل واٹر فیکٹری واقع 111/7R فیصل آباد روڈ چیچہ وطنی چلا رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال میں پوچھا گیا تھا کہ ضلع ساہیوال میں سال 2013 کے دوران جعلی مشروبات تیار کرنے والی کل کتنی فیکٹریاں پکڑی گئیں نیز کتنے مالکان کو گرفتار، سزا اور جرمانہ کیا گیا الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟ وہ آپ دیکھ لیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی،ان میں سے کسی کے آپ بھی کونسل رہے ہیں جوانہوں نے نام دیئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں، میں ان میں سے کسی کا کونسل نہیں رہا۔

جناب سپیکر: جی،اچھا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کے بہتر علم میں ہے کہ کتنے جعلی مشروبات روز یا آئے دن وہ پکڑتے ہیں، ڈیپارٹمنٹ اور گورنمنٹ آف پنجاب کی بہت اچھی performance ہے کہ یہ ان کو تحرک کرتے ہیں اور ان کی سرزنش بھی ہوتی ہے لیکن انہوں نے 2013 میں یہ ایف آئی آر درج کیں اور آپ دیکھ لیں کہ انہوں نے کوئی نہیں بتایا کہ گرفتار کتنے ہوئے ہیں، کیا جرمانہ ہوا، وہ seal ہوئی اور deseal کیسے ہو گئے؟ وہ اُسی طرح کام کر رہے ہیں اور یہ دیکھ لیں۔ اس پر ذرا بتادیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ): جناب سپیکر! کیونکہ معزز ممبر مقامی وہاں کے رہنے والے ہیں۔ انہیں پتا ہو گا کہ وہ کام کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے۔ ہم نے دو فیکٹریاں جو جعلی مشروبات کا کاروبار کر رہی تھیں انہیں seal کیا، انہیں پکڑا اور ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرادی گئیں اور محکمے کا یہی کام ہے۔ ہم کسی صورت یہ برداشت نہیں کریں گے کہ ملک میں کوئی اور جعلی قسم کی ادویات ہوں، خواہ مشروبات ہوں یا مضر صحت کوئی اور چیز ہو وہ فروخت کی جائے۔ اس پر ہم نے no tolerance کی پالیسی رکھی ہوئی ہے۔ اس وقت کیا صورتحال ہے اگر ان کو وہ latest چاہئے تو میں پتا کر کے ان کو بتادوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں کیونکہ منشاءاللہ بٹ صاحب میرے بہت سینئر ہیں اور پیار بھی بڑا کرتے ہیں۔ وہ دیکھ لیں کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے جب کی بات پوچھی تو اس کی انہوں نے بتادی ہے۔ اب latest صورتحال پوچھی ہے تو اگر ان کے پاس latest صورتحال ہو گی ۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے اندر موجود ہے کہ کل کتنی فیکٹریاں پکڑی گئیں، اس کا جواب آ گیا ہے، نیز کتنے مالکان کو گرفتار، سزا اور جرمانہ ہوا تو وہ الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟ یہ بھی تو سوال کے اندر موجود ہے اور اگر ڈیپارٹمنٹ مناسب سمجھے تو بتادے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! آپ سوال پوچھ رہے ہیں، میں عدالت میں نہیں ہوں، میں نے وہاں پر لکھ دیا ہے کہ ساجد ولد صدیق جس کو آپ بھی جانتے ہیں اس کے خلاف پرچہ ہوا، محمد عمران ولد نذیر احمد جیسے آپ بھی جانتے ہیں اس کے خلاف پرچہ ہوا اور اگر ان کے علاوہ بھی کوئی ہیں تو ان کے خلاف بھی انشاء اللہ پرچہ ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جن کو سزائیں دی گئی ہیں ان کی تفصیلات فراہم کی جائے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! سزا تو عدالت نے دینی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ مہربانی کر کے اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ پتا نہیں کب کا سوال ہے، یہ 2013 کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں میری ادب سے submission ہے کہ یہ بڑی اہمیت کا حامل سوال ہے اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ 2013 میں جو بندے پکڑے گئے وہ آج بھی وہی کاروبار کر رہے ہیں۔ ایف آئی آر تو issue کوئی نہیں ہے، ایف آئی آر درج ہو جاتی ہے اور ڈیپارٹمنٹ تحرک نہیں کرتا، seal بھی نہیں کیا، ایف آئی آر ہو گئی، بس ٹی ایم اے والوں کا کاروبار بھی چل رہا ہے اور ان کا بھی کاروبار چل رہا ہے کوئی دوبارہ وہاں جاتا نہیں ہے ان کی تو وہاں پر ایف آئی آر کے بعد monthly لگ جاتی ہے تو آپ مہربانی کر کے اس پر پورا probe کر لیں، اس سے ہزاروں اور لاکھوں شہریوں کا فائدہ ہو جائے گا۔ یہ ایک شہر کا نہیں بلکہ پورا پنجاب کا فائدہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں! وہ اس بات کا notice لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ یہ بہت ضروری ہے، آپ یقین کریں کہ ڈیپارٹمنٹ نے جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔ 2013 میں ایف آئی آر ہوئی ہے اور اس کے بعد ڈیپارٹمنٹ نے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! latest position کا پتا ہونا چاہئے۔ کیا آپ کے پاس کوئی انفارمیشن ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! وہاں ایف آئی آر درج ہوئی تھی اور اب ایف آئی آر کے بعد کیا صورتحال ہے وہ پتا کر لیں گے۔ میں نے گزارش کی ہے کہ

میں انہیں بتادوں گا کہ اس وقت کیا صورتحال ہے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ وہاں مزید کام ہونا ہے تو میں the floor of the House on یقین دلاتا ہوں کہ وہاں پر مزید کام ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، ان کا مطالبہ یہ ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں نہیں سمجھتا کہ اس کی کوئی ضرورت ہے۔ جب میں ان کو assurance دے رہا ہوں تو اس کے بعد کیا ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ پوری طرح اس پر ذرا توجہ دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے آپ بھی ذرا مہربانی کریں۔ آپ بھی رہنے دیں اور بات جانے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے pending ہو چکا ہے۔ اب دوبارہ نہیں ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ سوال 2013 میں پوچھا گیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، مجھے پتا ہے۔ اب یہ مزید pending نہیں ہو گا۔ آپ مہربانی کریں اور تشریف رکھیں۔ اب آپ جانے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، ذرا ان کی طبیعت کا بھی خیال کریں۔ آپ مہربانی کریں، ایسے نہ کریں۔ اب اگلا سوال محترمہ نجمہ بیگم کا ہے۔ سوال نمبر بولیے گا۔

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! سوال نمبر 5005 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی جی خان میں کمرشلائزیشن کرنے
کے حصول میں دائر درخواستوں سے متعلقہ تفصیلات

*5005: محترمہ نجمہ بیگم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ڈی جی خان 2011 تا 2014 کتنے افراد نے پلاٹ کی کمرشلائزیشن کے لئے درخواست دی، ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنے پلاٹوں کے نقشہ جات منظور کئے گئے اور کتنے پلاٹوں کے نقشہ جات ابھی تک منظور نہیں ہوئے، نقشہ جات منظور نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ 1993 کی پلاٹوں کی کمرشلائزیشن پالیسی کے تحت مالک پلاٹ کو پلاٹ کی مارکیٹ ویلیو کا 25 فیصد جمع کروانا ہوتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی جی خان شہر میں پلاٹوں کی مارکیٹ ویلیو کا تعین مقامی افسران اور اہل کاران نے مارکیٹ کی موجودہ قیمت سے زیادہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے شہر کے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس شہر میں پلاٹوں کی مارکیٹ ویلیو کا از سر نو سروے کروانے کو تیار ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ضلع ڈی جی خان 2011 تا 2014 کے دوران کل 167 درخواستیں جمع ہوئیں۔ ٹی ایم اے ڈی جی خان میں کل 152 درخواستیں اور ٹی ایم اے تونسہ شریف میں پندرہ درخواستیں جمع ہوئیں۔ درخواست دہندگان کی تفصیل تتمہ ((الف و ب)) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں ٹی ایم اے ڈی جی خان میں کل 121 نقشہ جات منظور ہوئے ہیں۔ ٹی ایم اے ڈی جی خان میں 112 نقشہ جات منظور ہوئے ہیں۔ باقی نقشہ جات کاغذات کی کمی کی وجہ سے زیر کارروائی ہیں۔

ٹی ایم اے تونسہ شریف میں کل 9 نقشہ جات منظور ہوئے ہیں اور باقی 6 نقشہ جات فیس / زمین کی ملکیت کے کاغذات جمع نہ کروانے کی وجہ سے ابھی تک منظور نہ ہوئے ہیں۔

(ج) صوبہ بھر میں کنورشن فیس پنجاب لینڈ یوز رولز مجریہ 2009 کے قاعدہ نمبر 60 کے مطابق وصول کی جاتی ہے۔

(د) ویلیوایشن ٹیبل بابت سال 15-2014 اسسٹنٹ کمشنر (صدر) ڈی جی خان کی طرف سے وصول شدہ اعداد و شمار کی بنیاد پر مقرر کئے گئے تھے جس کے بارے میں عوامی احتجاج ہوا۔ مقامی ارکان قومی / صوبائی اسمبلی نے بھی ان نرخ ہائے میں اضافہ کو نامناسب قرار دیا۔

نتیجتاً کمشنر ڈی جی خان کی ہدایت پر اسسٹنٹ کمشنر (صدر) سے دوبارہ رپورٹ طلب کی گئی، عوامی نمائندگان اور پراپرٹی ڈیلرز سے گفت وشنید کی گئی اور نئے نرخ پچھلے سال کے نرخ ہائے میں 10 فیصد کا اضافہ کر کے ویلیوایشن ٹیبل بابت سال 15-2014 منظور کیا گیا۔

(ہ) جیسا کہ اوپر وضاحت کی گئی ہے کہ نرخ ہائے کا دوبارہ سروے کروایا گیا تھا اور نرخ ہائے بابت سال 15-2014 میں ترمیم کر دی گئی تھی مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ ویلیوایشن ٹیبل ہر سال (یکم جولائی سے 30- جون تک) نافذ العمل ہوتا ہے لہٰذا ویلیوایشن ٹیبل زیر بحث یکم جولائی 2014 سے 30- جون 2015 تک مؤثر رہا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! جز (ج) سے ضمنی سوال ہے کہ پورے پنجاب بلکہ ڈی جی خان میں پلاٹوں کے ریٹس بہت زیادہ ہیں۔ میرا سوال تھا کہ ان کے ریٹس کا تعین کون کرتا ہے لیکن جواب دیا گیا ہے کہ مقامی افسران، یہ جس طرح سے بھی ہے لیکن اس پر سروے کی بات بھی کی گئی ہے تو اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ سب کی اپنی مرضی ہے، آئے روز جتنا بھی ریٹ بڑھادے، جس کا ریٹ پانچ لاکھ ہو تو وہ پندرہ لاکھ پر چلا جاتا ہے وہ مالک اپنی مرضی سے ریٹ طے کرتا ہے تو اس وجہ سے غریب کا پلاٹ خریدنا بھی بہت مشکل ہے اس لئے میری درخواست ہے اور تجویز بھی ہے کہ اس کا دوبارہ سروے کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، تجویز تو یہاں نہیں آسکتی۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مہربانی کر کے اس کو کنٹرول میں لایا جائے تاکہ باقی اضلاع میں جس طرح کے ریٹس ہیں ان کا بھی اس طرح سے تعین ہو تاکہ غریب عوام بھی پلاٹ لے سکیں۔ شکریہ

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! بورڈ آف ریونیو کی ہدایت کے مطابق evaluation table ہر سال review کیا جاتا ہے۔ evaluation table 16-2015 اور 2017 review کر دیا گیا ہے اور اس کے مطابق وہاں پر ریٹس ہیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے اس کو review کر لیا ہے۔

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، انہوں نے اس کو review کر لیا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 5038 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹرانسفارمر چوری ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*5038: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں 2004 تا 2006 میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے کروڑوں روپوں کی تقریباً 36 کی تعداد میں ٹربائنز لگیں، پانی سٹور کرنے کے لئے زیر زمین ٹینک بنائے گئے، لائنز بچھائی گئیں لیکن سکیم تاحال قابل عمل نہ ہو سکی کیونکہ ان ٹربائنز کو چلانے کے لئے اور نگرانی وچوکیداری کے لئے عملہ نہ رکھا گیا، چنانچہ کئی ٹرانسفارمر چوری ہو چکے ہیں حکومت کب تک عملہ اور بقایا نامکمل حصہ کی تکمیل کے لئے فنڈز فراہم کرے گی؟

(ب) یہ بھی بتائیں کہ کتنے ٹرانسفارمر چوری ہوئے اور کس کس دفعہ کے تحت کون کون سے تھانوں میں ایف آئی آر درج ہوئیں اور برآمدگی کی کیا پوزیشن ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) میگا پراجیکٹ SPBUSP کے تحت چھ واٹر سپلائی سکیمز کے محاذ 54 عدد ٹیوب ویل نصب شدہ ہیں جن میں سے چودہ عدد چالو ہیں جس سے صاف پانی کی سپلائی عوام الناس کو دی جا رہی ہے اس کے علاوہ نان فنکشنل سکیمز کو چالو کرنے کے لئے فنڈز کی دستیابی اور SNE کی منظوری حاصل کی جا رہی ہے۔ کارروائی مکمل ہونے پر بقیہ سکیمز کی فی الفور تکمیل کرا کر صاف پانی کی سہولت عوام الناس کو فراہم کر دی جائے گی۔

(ب) بارہ عدد ٹرانسفارمرز چوری ہوئے جن کی ایف آئی آر زیر دفعہ 379 ت پ کے تحت تھانہ صدر بہاولپور، تھانہ بغداد الجدید بہاولپور و تھانہ سمہ سٹہ بہاولپور میں درج کرائی گئی ہے۔ تاحال کوئی برآمدگی نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سکیم 2004 سے 2006 میں وہاں بنائی گئی، کروڑوں روپے اس کے اوپر لگے، بیسیوں ٹربائنیں بچھیں، شہر میں پائپ لگے، میرے گھر تک بھی جو کہ ماڈل ٹاؤن (بی) بہاولپور میں ہے، اس علاقے میں بھی پائپ لائنیں بچھیں اور ابھی کوئی پانچ چھ مہینے پہلے میرے گھر کے گیراج کے دروازے کے ساتھ انہوں نے ایک پائپ لائن کھڑی کر دی کہ اس میں اب صاف پانی آرہا ہے۔ یہ پوری سکیم ہے۔ میں پہلے جانتا تھا۔ اب کئی سال گزر گئے ہیں۔ سات آٹھ مہینے پہلے پھر ایک اور چور آ گیا، مجھے کچھ معلوم نہیں تھا، میں دفتر میں بیٹھا تھا، انہوں نے کہا کہ آپ کی دیوار کو باہر سے کوئی ٹھوکا ٹھاکی کر رہا ہے، میں نے اپنے سیکرٹری کو بھیجا کہ دیکھ کر آؤ، وہ بندہ پکڑ کر لے آئے، اس نے کہا کہ پانی اس کے اندر آنے والا ہے تو یہ پائپ چونکہ باہر ہے، میں نے پائپ اندر کرنا ہے۔ میں نے کہا کہ کر دو، اس نے پھر کالے رنگ کی پلاسٹک کی ایک پائپ گیراج کے ساتھ سوراخ کر کے میرے گھر کے اندر کر دی، وہ پائپ ڈالنے کے بعد پھر میرے پاس آ گیا اور مجھے کہنے لگا کہ اس کے 200 روپے دے دیں، میں نے پائپ اندر کیا ہے۔ اب رقم اتنی معمولی تھی، میں نے سیکرٹری سے کہا کہ 200 روپے اس کو دے دو۔ اس کو بھی آٹھ مہینے گزر گئے ہیں۔ میں ایوان کے اندر کئی دفعہ اس سکیم کے حوالے سے مختلف طریقے سے اٹھ کر واویلا کرتا رہا ہوں لیکن میں انتہائی افسوس اور بہت ہی دکھ کے ساتھ یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ جو public money کا اس طرح ضیاع ہے اس کو روکنے کا اس ایوان کو کوئی بندوبست کرنا چاہئے یعنی 2002, 2006 میں یہ سکیم مکمل ہوئی ہے اور اب 2017 آ گیا ہے۔ چار سیکرٹری لوکل گورنمنٹ تبدیل ہو گئے ہیں۔ ہر ایک کے پاس جا کر میں واویلا کرتا ہوں، اب جناب منشاء اللہ بٹ سینئر منسٹر ہیں، میرے بہت پیارے بھائی دوست ہیں، ہم اکٹھے بھی رہے ہیں، خدا کے لئے میں یہ ہاتھ جوڑ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ میرے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھ رہے ہیں، یہ میں کوئی ڈرامہ نہیں کرنا چاہتا، کروڑوں روپے کا زیاں ہے، اب اس میں لکھا ہے کہ چودہ ٹرانسفارمر چوری ہو گئے ہیں۔ پانی کا ایک قطرہ وہاں پر میسر نہیں ہے۔ underground بڑے بڑے tanks بن گئے ہیں، پائپ بچھ گئے ہیں اور سکیم نامکمل ہے اور جہاں سے بھی جواب ملتا ہے وہ یہ ملتا ہے کہ جی، وہ سکیم میں چونکہ رکھے نہیں تھے، ان کو چلانے والے یا کوئی چوکیدار راکھی کرنے والے نہیں رکھے تھے، وہ کس نے رکھنے ہیں؟ جبرائیل امین علیہ السلام نے حکومت پنجاب کو کوئی بجٹ آ کر دینا ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کی سکیم complete ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: کوئی سکیم مکمل نہیں ہے، کروڑوں روپیہ ضائع ہو گیا ہے۔ Tanks بنے ہوئے ہیں، پائپ بچھے ہوئے ہیں، اب وہ چودہ ٹرانسفارمر چوری ہو گئے ہیں، میں نے ڈی سی او سے کہا کہ خدا کا واسطہ ہے کہ یہ کیا مذاق قوم سے کرتے ہیں؟ پانی کا ایک قطرہ نہیں آیا اور اب ہم وہ ٹرانسفارمر تلاش کر رہے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ فلاں فلاں تھانوں میں ایف آئی آر درج ہو گئی ہے اور تاحال ٹرانسفارمروں کی برآمدگی نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں اس کا جواب لیتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ اتنی زیادتی ہے اور یہ ایک منصوبہ ہے، ایسے بہت سارے منصوبوں کی میں مثالیں دے سکتا ہوں۔ میں آپ کے توسط سے اور آپ بھی جنوبی پنجاب کے ہیں، منسٹر صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ مجھے اس بات کی یقین دہانی کروائیں کہ اگلے بجٹ کے اندر SNE کے اندر جتنا بھی سٹاف اس کو چلانے کے لئے required ہے نمبر ون وہ دیں اور جو بقایا اگر کوئی چھوٹا موٹا کام اس کے اندر رہتا ہے، محکمہ کے پاس ساری تفصیلات موجود ہیں، محکمہ بچہ نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ ذرا منسٹر صاحب سے جواب سن لیں ناں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ دونوں چیزیں مجھے ensure کروائیں کہ یہ اگلے بجٹ کے اندر ہمیں دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میرے فاضل دوست کی پریشانی یا ان کی تکلیف، میں جائز سمجھتا ہوں، جس انداز میں وہ بات کر رہے ہیں اور جتنی دیر سے یہ سوال میں بار بار دیکھ رہا ہوں اس کے لئے میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ سکیم Southern Punjab Basic Urban Services Project تھا اور اس پراجیکٹ کے بارے میں یہ بات کر رہے ہیں، اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ میئر بہاولپور اور ہمارے فاضل دوست ڈاکٹر صاحب، ان کی میں ایک کمیٹی announce کرتا ہوں، یہ دونوں کسی دن آ جائیں، ہم manage کر لیں گے، اس میئر کے ساتھ ان کو بٹھا دوں گا، میں خود بھی بیٹھوں گا، ہمارے سیکرٹری صاحب بھی بیٹھیں گے تاکہ اس مسئلے کا کوئی حل نکالا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بٹ صاحب! ڈاکٹر صاحب کی یہ بات واقعی جائز ہے، اس پر تین دفعہ تو میں direction دے چکا ہوں، اس معاملے کو آپ دیکھیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! انشاء اللہ جس طرح میں نے گزارش کی ہے میں اسی طرح ہی کروں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ کمیٹی خوش آئند ہے، میں تحسین کرتا ہوں لیکن یہ کمیٹی پانی میں مدانی ہے۔ پیسے وزیراعلیٰ سے ملنے ہیں، منسٹر صاحب یہ یقین دہانی کرائیں کہ وزیراعلیٰ سے بات کر کے اگلے بجٹ کے اندر اس کو چلانے کے لئے جتنے بھی requisite fund ہیں اور وہ یقیناً اورنج لائن ٹرین کی مالیت سے کم ہی ہوں گے، اس سے کوئی ہزاروں حصہ کم ہوں گے۔ ہمارا دل جلتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بہت شکریہ۔ جی، اگلا سوال۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہم اورنج لائن ٹرین کے خلاف نہیں ہیں، ہم میٹرو بس کے خلاف نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے surety دے دی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جب ہمارا حق نہیں دیں گے تو پھر ہم کہیں گے کہ ہمارا صوبہ بہاولپور بحال کرو، اساں قیدی تخت لاہور دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 1925 سردار شہاب الدین خان کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہے اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، انہوں نے surety دے دی ہے۔ اگلا سوال نمبر 3698 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمد اسلم اقبال کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 4072 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: حلقہ پی پی۔148 میں واقع سڑکات سے متعلقہ تفصیلات

*4072: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-148 لاہور کی مندرجہ ذیل سڑکات و گلیات میں سٹریٹ لائٹ کا نظام درست نہ ہے؟

1- مقبول روڈ 2- گنج بخش روڈ
3- مین روڈ سمن آباد و ملحقہ اندرون این بلاک سمن آباد گلیاں 4- رانجھا روڈ
5- سلطان احمد روڈ 6- پیر غازی روڈ
7- پونچھ روڈ

(ب) حکومت کب تک مذکورہ سٹریٹ لائٹس ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب نے سٹریٹ لائٹس کی پالیسی اس طرح وضع کی ہے کہ تین لائٹس میں سے دو بند رکھی جائیں گی اور ایک جلا کر توانائی کے بحران پر قابو پانا ہے لہٰذا حلقہ پی پی-148 کی سڑکوں اور گلیوں میں اس پالیسی پر عمل کیا جا رہا ہے۔

(ب) سٹریٹ لائٹس کی مرمت ایک مسلسل عمل ہے جو پورا سال جاری رہتا ہے۔ جہاں تک لائٹس کی خرابی کا تعلق ہے تو ایسی کوئی بات نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے پی پی-148 لاہور کے بارے میں اپنے سوال کے اندر سٹریٹ لائٹس کے حوالے سے پوچھا تھا، آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے میری request ہے کہ جو detail آپ کے سٹاف نے آپ کو یہاں پر مہیا کی ہے وہ آپ کو misguide کیا گیا ہے، اس سوال کو ڈالنے کی نوبت اس وجہ سے آئی کہ وہاں پر سٹریٹ لائٹس کا سسٹم ٹھیک نہیں ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ سٹاف بجائے اس کے کہ موقع پر جا کر اس کی تصدیق کرتا اور پھر اس کے مطابق ایوان کو بتا دیا جاتا، انہوں نے اس معاملے کی تصدیق نہیں کی، میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اپنے آفس میں بیٹھ کر اس کی yes detail کی لکھ کر آپ کو پیش کر دی۔

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میں منسٹر صاحب سے یہ request کروں گا کہ جن main سڑکات اور گلیوں کا میں نے سٹریٹ لائٹس کے حوالے سے کہا ہے ان کی اپنے کسی بندے سے تصدیق کروا لیں، اگر نہیں تو پھر میری یہ request ہو گی کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تاکہ متعلقہ ٹاؤن کی جو انتظامیہ ہے وہ بھی کمیٹی میں آ جائے اور پھر ہم ان سے وہاں پر یہ سوال کر سکیں۔ یہاں پر point

scoring کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ صرف request ہے کہ اس سوال کے اندر میری طرف سے جو request کی گئی ہے اس کو اسی پیرائے میں دیکھیں۔

جناب سپیکر! جو ready made answer آیا ہے میں as a member on the floor of the House آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ جواب ٹھیک نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں فاضل دوست کی بات سے اس حد تک اتفاق کرتا ہوں کہ جواب ٹھیک نہیں لکھا گیا۔ ہم بھی ایک ایم پی اے ہیں، حلقہ رکھتے ہیں، ان کی اپنی problems ہیں، میں نے یہاں آنے سے پہلے تقریباً 10 بج کر 15 منٹ پر کارپوریشن کو یہ ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ پی پی۔148 جو میاں محمد اسلم اقبال کا حلقہ ہے وہاں پر ٹیم بھیجیں اور مجھے شام تک بتائیں کہ کتنی لائٹس ٹھیک کر لی گئی ہیں اور کتنی رہ گئی ہیں، یہ میں کر کے آیا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سوال کو ابھی pending کر دیتے ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! نہیں، اب تو میرا خیال ہے کہ pending کرنے کی ضرورت نہیں، جب وہاں پر کام ہو رہا ہے، اگر آپ چاہتے ہیں تو میں وہاں کی تصاویر منگوا لیتا ہوں۔ میں وہاں پر ٹیم بھیج کر آیا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب آپ کو surety دے رہے ہیں۔ ہمیں trust کرنا چاہئے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بات ٹھیک ہو گی، ان کی مہربانی ہے، میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں صرف یہ request کروں گا کہ اگر بات زیادہ کریں گے تو پھر معاملات۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، زیادہ بات نہ کریں، سوال بہت ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری request ہے کہ وہاں پر سٹریٹ لائٹس کا جو سسٹم ہے صرف یہ دیکھ لیا جائے، منسٹر صاحب سے request کروں گا کہ جتنی لائٹس آ رہی ہیں وہ جا کدھر رہی ہیں؟ ایک عوامی نمائندہ ہونے کے ناتے یہ تو میرا پوچھنے کا حق بنتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ان کی مالیت کو چیک کر رہے ہیں اور جا کدھر رہی ہیں یہ بھی چیک کر رہے ہیں؟ یہ میری

صرف request ہے، اگر آپ کروانا چاہیں تو کروالیں، نہ کروانا چاہیں تو نہ کروائیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ میاں صاحب کو اس کی ساری detail دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مہربانی اور میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح آپ نے فرمایا ہے، آنریبل چیئر نے سوال کو pending کرنے کے حوالے سے جو directions فرمائی ہیں منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ہم اس کو چیک کروالیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ وہ assurance دے رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: نہیں، نہیں۔ میں ان کے جواب کی قدر کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ on the floor of the House جو بات ہوئی ہے اس بات کو اسی طرح ہی کیا جائے گا اور اس کا feedback جو mover ہے اس کو ضرور دیا جائے گا چونکہ میں اس سوال کا mover ہوں اس لئے مجھے اس کا feedback دیا جائے گا۔ منشاء اللہ بٹ صاحب پہلے بھی میرے حلقے میں تشریف لائے تھے اور انہوں نے سپیشل جاکر ان کو clear کرایا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے یقین ہے کہ بٹ صاحب دونوں طرح کی بات پوری کریں گے۔ یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4427 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 4504 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: زیر زمین کڑوا پانی سے متعلقہ تفصیلات

*4504: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بستی سٹیشن داد فتیانہ ضلع ساہیوال کا زیر زمین پانی کڑوا اور مضر صحت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بستی کے ساتھ بہنے والی نہر پر اگر ضلعی حکومت ساہیوال ٹیوب ویل لگا کر فلٹر پلانٹس نصب کر دے تو اس آبادی کی یہ مشکل حل ہو سکتی ہے؟

(ج) اگر ایسا ہے تو حکومت اس پر کب تک عملدرآمد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) بستی داد فتیانہ پی پی-223 ساہیوال میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی منظوری ڈسٹرکٹ سٹرینگ کمیٹی نے مورخہ 25-07-2015 کی میٹنگ میں دے دی ہے جس کا تخمینہ لاگت 1.600 ملین ہے اور یہ پراجیکٹ 2015-16 کے ADP میں شامل ہے۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ایک فلٹریشن پلانٹ کے بارے میں سوال کیا گیا تھا جس کی منظوری 2015 میں دی گئی تھی اس کے بعد 16-2015 کے ADP میں شامل تھا۔ اس کا جواب کل اسمبلی کو واپس آیا ہے میں سمجھتی ہوں کہ اس کے اندر ہمیں update ہونا چاہئے تھا کہ یہ منصوبہ کہاں تک پہنچا ہے لیکن اس کے اندر ایسا کوئی ذکر نہیں ہے کہ اس 1.6 ملین روپے میں سے کتنا خرچ ہو گیا ہے اور اس وقت منصوبہ کس stage پر ہے اور اس میں کتنا کام ہو چکا ہوا ہے لہذا اس کو تھوڑا سا define کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی detail ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! یہ بستی داد فتیانہ میں ہے اور اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مذکورہ پلانٹ لگا کر برائے operation and maintenance یونین کونسل 50 کے حوالے کر دیا گیا ہے اور اس پر تقریباً 16 لاکھ روپے تخمینہ آیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سکیم complete ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! جی، یہ سکیم complete ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 4540 سردار علی رضا خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال قاضی احمد سعید کا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 4547 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے قاضی احمد سعید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں رہائشی کالونی رجسٹرڈ کروانے کے لئے متعلقہ قانون کی وضاحت

*4547: قاضی احمد سعید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت کے لاز کے تحت نئی رہائشی کالونی بنانے کے لئے کم از کم رقبہ 160 کنال ہونا لازمی ہے؟

(ب) تحصیل خان پور اور لیاقت پور میں کون کون سی ایسی رہائشی سکیمیں ہیں جو ان قوانین پر پوری نہیں اترتی اور ٹی ایم اے سے بھی منظور شدہ ہیں؟

(ج) کیا حکومت خلاف قوانین بنائی گئی مذکورہ پرائیویٹ رہائشی سکیموں کے مالکان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست نہ ہے کیونکہ پنجاب پرائیویٹ (سائٹ ڈویلپمنٹ) ہاؤسنگ سکیمز ریگولیشن 2005 کے تحت رہائشی سکیم کے لئے 160 کنال رقبہ مقرر تھا بعد ازاں پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم اینڈ لینڈ سب ڈویژن رولز 2010 کے تحت رہائشی سکیم کے لئے 100 کنال کا رقبہ مقرر کیا گیا ہے اور اس سے کم رقبہ پر لینڈ سب ڈویژن ہو سکتی ہے مگر اس کے لئے قانون میں چند شرائط مقرر کر دی گئی ہیں۔

(ب) میونسپل کمیٹی میں کوئی ایسی سکیم نہ ہے جو قوانین پر پوری نہ اترتی ہو مگر ٹی ایم اے سے منظور شدہ ہو۔

(ج) میونسپل کمیٹی کی حدود میں کوئی بھی غیر قانونی ہاؤسنگ سکیم تعمیر نہ ہوئی ہے اگر کوئی غیر قانونی تعمیر ہوئی تو اس کے خلاف بمطابق لوکل گورنمنٹ ایکٹ مجریہ 2013اور رولز کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

میونسپل کمیٹی خانپور

(الف) درست نہ ہے کیونکہ پنجاب پرائیویٹ (سائٹ ڈویلپمنٹ) ہاؤسنگ سکیمز ریگولیشن 2005 کے تحت رہائشی سکیم کے لئے 160 کنال رقبہ مقرر تھا بعد ازاں پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم اینڈ لینڈ سب ڈویژن رولز 2010 کے تحت رہائشی سکیم کے لئے 100 کنال کا رقبہ مقرر کیا گیا ہے اور اس سے کم رقبہ پر لینڈ سب ڈویژن ہو سکتی ہے مگر اس کے لئے قانون میں چند شرائط مقرر کر دی گئی ہیں۔

(ب) مجوزہ رولز میں بنائے گئے قواعد و ضوابط اور معیار پر پورا اترنے والی پرائیویٹ رہائشی 31 عدد کالونیاں ایسی ہیں جن سے گورنمنٹ واجبات بمطابق رولز ریگولیشن اور ٹی ایم اے شیڈول وصول کر کے منظوری کے لئے زیر کارروائی ہیں جبکہ غیر قانونی کالونیز کی اجازت بالکل نہ ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہاؤسنگ سکیم	کل رقبہ	کیفیت
1	گلشن اقبال ہاؤسنگ سکیم بائی پاس روڈ خانپور سال1998	80کنال6مرلے	منظوری زیر کارروائی ہے
2	خیابان اختر ہاؤسنگ سکیم اختر آباد خانپور سال1998	78کنال4مرلے	منظوری زیر کارروائی ہے
3	خیابان سیون ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم رحیم یار خان روڈ خانپور سال2008	37کنال13مرلے	منظوری زیر کارروائی ہے
4	گلشن اقبال فیزII ہاؤسنگ سکیم بائی پاس روڈ خانپور سال2011	48کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
5	سلطان نگر ہاؤسنگ سکیم غریب آباد خانپور سال2009	162کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
6	عظیم ٹاؤن I ہاؤسنگ سکیم جنرل بس سٹینڈ خانپور سال2012	40کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
7	عظیم ٹاؤن II ہاؤسنگ سکیم جنرل بس سٹینڈ خانپور سال2012	33کنال12مرلے	منظوری زیر کارروائی ہے
8	بابر ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم نواں کوٹ روڈ خانپور سال2012	89کنال	منظوری زیر کارروائی ہے

9	خیابان اختر ہاؤسنگ سکیم فیزII عباسیہ کینال روڈ خانپور سال2009	264کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
10	سٹی گارڈن ٹاؤن فیزI ہاؤسنگ سکیم پاکستان چوک خانپور سال2011	64کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
11	سٹی گارڈن فیزII ٹاؤن ہاوسنگ سکیم بائی پاس روڈ خانپور سال2011	64کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
12	گلشن ایمان ہاؤسنگ سکیم فیروز تحصیل خانپور سال2011	96کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
13	خانپور گارڈن ہاؤسنگ سکیم پاکستان چوک تحصیل خانپور2012	75کنال15مرلے	منظوری زیر کارروائی ہے
14	راجہ سٹی گارڈن ہاؤسنگ سکیم ظاہر پیر روڈ تحصیل خانپور سال2013	72کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
15	علی سٹی گارڈن ہاؤسنگ سکیم گڑھی اختیار ٹاؤن روڈ خانپور سال2014	52کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
16	الجنت ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم فیروز تحصیل خانپور سال2015	99کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
17	جاوید ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم عباسیہ کینال تحصیل خانپور سال2015	68کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
18	محمود ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم عباسیہ کینال تحصیل خانپور سال2015	68کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
19	افضل گارڈن ہاؤسنگ سکیم ظاہر پیر روڈ تحصیل خانپور2016	72کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
20	النور گارڈن ہاؤسنگ سکیم پاکستان کالونی تحصیل خانپور سال2014	26کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
21	بلال ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم پاکستان کالونی تحصیل خانپور سال2015	32کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
22	فرید گارڈن موضع تحصیل خانپور سال2016	38کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
23	رحمان گارڈن ظاہر پیر روڈ خانپور سال2016	96کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
24	گلشن فرحان ہاؤسنگ سکیم نواں کوٹ روڈ خانپور سال2010	100کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
25	طلحہ ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم نواں کوٹ روڈ خانپور سال2007	65کنال	منظوری زیر کارروائی ہے

26	حامد ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم رحیم یار خان روڈ تحصیل خانپور سال 2008	54 کنال 14 مرلے	منظوری زیر کارروائی ہے
27	گلشن راوی ہاؤسنگ سکیم نواں کوٹ روڈ خانپور سال 2000	40 کنال 10 مرلے	منظوری زیر کارروائی ہے
28	جہاں آباد ہاؤسنگ سکیم نواں کوٹ روڈ تحصیل خانپور سال 2007	100 کنال	منظوری زیر کارروائی ہے
29	احمد ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم ائیرپورٹ روڈ تحصیل خانپور سال 06-2005	53 کنال	منظوری زیر کارروائی ہے

(ج) میونسپل کمیٹی خانپور کی حدود میں کوئی بھی غیر قانونی ہاؤسنگ سکیم تعمیر نہ ہوئی ہے اگر کوئی غیر قانونی تعمیر ہوتی تو اس کے خلاف بمطابق لوکل گورنمنٹ ایکٹ مجریہ 2013 اور رولز کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس قانون کے تحت سب ڈویژن کی منظوری دی جاتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! جز (الف) میں mention کیا گیا ہے کہ 100 کنال سے کم رقبہ ہو تو اس کی سب ڈویژن کی جاتی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس قانون کے تحت سب ڈویژن کی منظوری دی جاتی ہے؟ کیا یہ پراپرٹی ڈیلروں کو ناجائز فائدہ پہنچانے کے لئے چور دروازہ نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! 100 کنال رقبہ مقرر کیا گیا ہے جس کے تحت لینڈ سب ڈویژن ہو سکتی ہے۔ اگر وہ قانون کی تمام شرائط پوری کریں گے تو ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قریشی صاحب! رول 2010 کے تحت 100 کنال رقبہ مقرر کیا گیا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ 100 کنال رقبے پر proper authority سے ہاؤسنگ سکیم منظور ہوگی لیکن جو پیسے بٹورنے کے لئے تھوڑی تھوڑی کر کے لوگوں کو بیچتے ہیں ان کو سب ڈویژن کی اجازت کیوں دی جاتی ہے اور کس قانون کے تحت دی جاتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں توانہوں نے ان کو ban کیا ہوا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر: سب ڈویژن کو ban کیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ ban ہے اور میرے خیال میں کہیں پر بھی نہیں ہو رہا۔ جناب محمد انیس قریشی Scheme Inland Sub Division Rules 2010 کے تحت رہائشی سکیم کے لئے 100 کنال رقبہ مقرر کیا گیا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ لکھ رہے ہیں کہ اس سے کم رقبہ پر سب ڈویژن کی جاتی ہے اور سردار شہاب الدین کے اگلے سوال میں بھی یہی کچھ mention کیا گیا ہے۔ وہاں پر لکھا ہوا ہے کہ شہر میں کوئی سکیم نہ ہے البتہ لیّہ میں سب ڈویژن کے تحت 37 ہاؤسنگ سکیمز ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کس قانون کے تحت دی گئی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! جب 100 کنال رقبہ مقرر ہے تو کم رقبے پر کس طرح سب ڈویژن کی جاتی ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! اگلے سوال میں 37 سب ڈویژن ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! ہم نے تو نہیں کیں۔ جو آئین کے مطابق نہیں چلے گا اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ بنائی گئی ہیں اور پراپرٹی ڈیلروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے تھوڑے تھوڑے رقبے پر سب ڈویژن ہیں حالانکہ قانون میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔ منسٹر صاحب اس بارے میں وضاحت فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس سوال کو pending کر دیں؟ آپ اس کی تفصیل لے کر بتائیے گا۔ اس میں لکھا ہوا کہ 100 کنال سے کم رقبے پر لینڈ سب ڈویژن ہو سکتی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! نہیں ہو سکتی۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سردار شہاب الدین کے سوال میں فرما رہے ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ کچھ لوگوں نے کیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! آپ بتا رہے ہیں تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس معاملے کو دیکھ لیں اب یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4549 سردار شہاب الدین خان کا ہے لیکن وہ بیمار ہیں اس لئے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! on her behalf

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 4682 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ خدیجہ عمر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات میں فائر بریگیڈ سے متعلقہ تفصیلات

*4682: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فائر بریگیڈ گجرات کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) اس میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار کتنی ہیں؟

(ج) اس وقت کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان کو پُر کیوں نہیں کیا جا رہا؟

(د) مذکورہ دفتر میں شہر کی آبادی کے مطابق مشینری / گاڑیاں و دیگر آلات موجود ہیں اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) میونسپل کمیٹی گجرات 1982 میں معرض وجود میں آئی اور اُسی وقت سے فائر سروسز جاری ہیں۔

(ب) فائر بریگیڈ کی منظور شُدہ اسامیاں سکیل کے مطابق درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام اسامی	سکیل نمبر	تعداد
1	فائر آفیسر	16	1
2	ڈرائیور	5	11
3	فائر مین	5	27
4	مکینک	1	1

(ج) نئے نظام کے تحت فائر بریگیڈ کا سٹاف حکومتِ پنجاب سے منظوری حاصل کرنے کے بعد بڑھایا گیا ہے چونکہ حکومتِ پنجاب نے نئی تقرری پر پابندی لگائی ہے جس کی وجہ سے فائر بریگیڈ کا نظام چلانے کے لئے ڈیلی ویجز (89) یوم کے لئے بھرتی کر کے کام کروایا جارہا ہے۔ اکیس عدد اسامیاں ڈرائیور مع فائر مین خالی ہیں جن پر ڈیلی ویجز پر ملازمین رکھ کر کام لیا جارہا ہے۔

(د) چار عدد فائر بریگیڈ گاڑیاں موجود ہیں جو کہ مکمل طور پر working condition میں ہیں اور فائر بریگیڈ سے متعلقہ تمام آلات بھی موجود ہیں۔ گجرات شہر میں ریسکیو 1122 بھی قائم ہو چکی ہے جن کے پاس فائر بریگیڈ سے متعلق ہر قسم کا سامان موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ اکیس عدد اسامیاں ڈرائیور مع فائر مین خالی ہیں جن پر ڈیلی ویجز پر ملازمین رکھ کر کام لیا جارہا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے ڈیلی ویجز پر رکھا ہوا ہے کیا ان کا پابندی اٹھانے کا ارادہ ہے۔ ان کو permanent کرنے کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ملازمین کو permanent کیوں نہیں رکھتے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! جب ان کا بجٹ مکمل ہو جائے گا تو جو permanent اسامیاں ہیں جہاں پر ضرورت ہے وہاں رکھے جائیں گے۔ اس وقت بھی اگر کسی جگہ پر ڈیلی ویجز پر رکھنے ہیں جہاں پر ضرورت ہے تو اس کا سیدھا سا طریقہ ہے کہ

چیئرمین سے بات کر کے ایک لیٹر ہمیں دے دیں ہم اس کی منظوری دے دیں گے اور آپ ادھر رکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کو permanent کرنے کا کب تک ارادہ ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! ابھی فی الحال تو کوئی ارادہ نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ زیادتی نہیں ہے؟ جو لوگ ڈیلی ویجز پر ہیں انہیں پتا ہے کہ انہیں کسی وقت بھی فارغ کر دیا جائے گا۔ میری on the floor of the House یہ request ہے کہ چونکہ صرف یہ ایک محکمہ نہیں ہے بلکہ almost ہر محکمے میں یہ کام ہو رہا ہے کہ ڈیلی ویجز پر لوگ کام کر رہے ہیں لہٰذا میری استدعا ہے کہ حکومت اس کو serious لے اور اگر بھرتیاں کھول دی جائیں تو لوگوں کا بھلا ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس تجویز کو note کریں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں اپنی بہن سے agree کرتا ہوں کہ ان کے سر پر تلوار لٹکتی رہتی ہے۔ ہمارا محکمہ اس پر کام کر رہا ہے عنقریب ہی اس کو open بھی کر دیں گے اور وہاں پر نئی بھرتیاں بھی کی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! اس وقت بھی جو لوگ ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں ان کو regular کرنے کی سکیم بھی ہمارے ذہن میں ہے ان کو بھی regular کریں گے اور جو نئی بھرتیاں ہونی ہیں ان کا بھی عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 4684 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ خدیجہ عمر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹی ایم اے گجرات کی ملکیتی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*4684: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایم اے گجرات کی ملکیتی سرکاری اراضی کتنی اور کہاں کہاں ہے؟

(ب) یہ اراضی کس کس کو ٹھیکہ/لیز/پٹہ پر کب سے دی ہوئی ہے، ان حضرات کے نام وپتا جات سے بھی آگاہ کریں؟

(ج) اس اراضی سے 13-2012 اور 14-2013 میں کتنی کتنی آمدن ہوئی اور کس اکاؤنٹ میں جمع کروائی گئی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ٹی ایم اے گجرات تقریباً 355 کنال ایک مرلے کی مالک ہے۔

(ب) ٹی ایم اے گجرات نے یہ اراضی دکانات کی شکل میں مختلف اشخاص کو لیز پر دے رکھی ہے۔

(ج) ٹی ایم اے گجرات کو مذکورہ بالا پراپرٹی سے سال 13-2012 اور 14-2013 میں بالترتیب 5299877 اور 6058281 روپے آمدن ہوئی جو کہ ٹی ایم اے کے بنک اکاؤنٹ میں جمع کروائی گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جز (ب) میں تھا کہ یہ اراضی کس کس کو ٹھیکہ/لیز/پٹہ پر کب سے دی ہوئی ہے، ان حضرات کے نام وپتا جات سے بھی آگاہ کیا جائے لیکن جو جواب آیا ہے اس میں ہے کہ ٹی ایم اے گجرات نے یہ اراضی دکانات کی شکل میں مختلف اشخاص کو لیز پر دے رکھی ہے۔ نہ ان اشخاص کے نام ہیں نہ پتا ہے حالانکہ یہ demand کی گئی تھی لہٰذا میں وزیر موصوف سے عرض کروں گی کہ ان کی تفصیل دی جائے کہیں ایسا تو نہیں کہ کچھ لوگوں کے نام چھپائے جا رہے ہوں اس لئے تفصیل نہیں دی گئی اور اگر یہ تفصیل نہیں دی گئی تو کیوں نہیں دی گئی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ نام بہت ضروری ہیں تو ہم۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس سوال میں انہوں نے یہی پوچھا تھا کہ ان حضرات کے نام و پتاجات سے بھی آگاہ کریں لیکن اس سوال کا جواب مکمل نہیں ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! آپ سوال کو pending کر دیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ کا دوسرا سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ایک سوال پہلے pending ہوا ہوا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 5032 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں داخلہ کے لئے اوور ہیڈ برج بنانے کے لئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*5032: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں داخل مریضوں کی ادویات خریدنے کے لئے جب ان کے attendant یا مریض کو خود میڈیکل سٹورز تک پہنچنے کے لئے ٹریفک سے بھری سرکلر روڈ سے گزرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا حکومت یہاں پر overhead برج بنا کر دینے کا کوئی منصوبہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ منصوبہ کب تک شروع ہو سکتا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے کہ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں داخل مریضوں کے لواحقین کو ادویات خریدنے کے لئے ہسپتال کی دوسری طرف سرکلر روڈ بہاولپور گزر کے جانا پڑتا ہے کیونکہ تمام میڈیکل سٹورز سرکلر روڈ کی دوسری طرف ہیں سرکلر روڈ پر ٹریفک کا رش بہت زیادہ ہوتا ہے۔

(ب) میونسپل کارپوریشن بہاولپور اس منصوبہ کو آئندہ مالی سال 18-2017 کے ADP میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ سے التماس کروں گا کہ مجھے ایک دومنٹ بات کرنے دیں۔ میں پچھلے چار سال سے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وقفہ سوالات کے بعد بات کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں چار سال سے اس کو اس ایوان کے اندر پیش کر رہا ہوں۔ پندرہ سے بیس کروڑ کا یہ منصوبہ ہے مواصلات و تعمیرات کی ٹیم آئی وہ کہتی ہے کہ یہ feasible نہیں ہے کیونکہ اس میں پندرہ بیس ڈگری کا موڑ ہے۔ اس سے پہلے انہوں نے ریلوے پھاٹک بہاولپور کے آگے انڈر پاس بنایا ہے اس میں 90 ڈگری کا cut ہے، وہاں پر speed breaker لگا دیئے گئے ہیں اور کوئی accident نہیں ہوتا۔ اس سڑک کے اُوپر میری آنکھوں کے سامنے دو جان لیوا accidents ہو چکے ہیں۔ ایک آدمی کے ہاتھ میں پرچی تھی کیونکہ وہ اپنے مریض کی ادویات لینے کے لئے آیا تھا۔ اسی ذہنی کیفیت کی وجہ سے اس نے زیادہ توجہ سے نہیں دیکھا اور سڑک کراس کرنے لگا۔ جیسے ہی وہ سڑک کے اُوپر آیا تو پیچھے سے گاڑی نے اس کو ٹکر ماری اور اس کی موقع پر ہی وفات ہو گئی تھی۔

جناب سپیکر! میری آنکھوں کے سامنے ایسے دو واقعات ہو چکے ہیں۔ یہ پندرہ سے بیس کروڑ روپے کا منصوبہ ہے اور میں بار بار اس کے لئے التماس کر رہا ہوں۔ رانا ثناء اللہ خان نے بھی فرمایا تھا کہ ڈاکٹر صاحب اس منصوبہ کے لئے آپ کو فنڈز لے کر دیں گے لیکن چار سال گزر چکے ہیں ابھی تک اس کے لئے فنڈز مختص نہیں کئے گئے۔ اب ہم آخری بجٹ پیش کریں گے۔ کیا ہم بہاولپور کے رہنے والے اتنا حق بھی نہیں رکھتے؟ لاہور میں کئی چوکوں کے نیچے اور اُوپر سے سڑک گزر رہی ہے۔ میٹرو بس بن

گئی ہے،اورنج لائن ٹرین بن رہی ہے اور ہم خوش ہوتے ہیں کہ لاہور شہر ترقی کر رہا ہے لیکن ہمیں بھی تو کچھ نہ کچھ دیا جائے کم از کم ہمارا حصہ تو ہمیں مل جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ماشاء اللہ بہاولپور پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گیا ہے کیونکہ میرا وہاں پر جانا ہوا ہے۔ آپ اس چیز کو تسلیم کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محکمہ نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ جواب میں لکھ دیا ہے کہ ٹی ایم اے اس منصوبہ کو آئندہ مالی سال 18-2017 کے ADP میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ٹی ایم اے تو کسی کو چائے کا کپ پلانے کی صلاحیت اور وسائل نہیں رکھتی تو وہ اس منصوبہ کے لئے رقم کہاں سے لائے گی؟ میں وہاں کا رہنے والا ہوں اور ٹی ایم اے کے حالات کو بخوبی جانتا ہوں۔ کئی سال پہلے ٹی ایم اے کی بلڈنگ کو متعلقہ محکمہ نے خطرناک قرار دے دیا تھا کہ یہ عمارت جان لیوا ہے اور یہاں کبھی بھی حادثہ پیش آسکتا ہے لیکن ٹی ایم اے اپنے فنڈز سے آج تک یہ عمارت نہیں بنوا سکی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! لوکل گورنمنٹس وجود میں آچکی ہیں اور اب تمام ٹی ایم ایز کو فنڈز مل رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ مہربانی کر کے یقین دہانی کروائیں کہ 18-2017 کے بجٹ کے اندر اس فلائی اوور کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں گے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! ہم نے اس سے قبل ڈی سی او کو لکھا تھا کہ 18-2017 کے بجٹ میں اس فلائی اوور کو شامل کیا جائے۔ یہ عوامی فلاح کا منصوبہ ہے اور پنجاب میں تمام منصوبے عوام کی بہتری کے لئے بن رہے ہیں۔ لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ میونسپل کارپوریشن بہاولپور وجود میں آچکی ہے لیکن اس کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس معاملے کو محکمہ مواصلات وتعمیرات کی طرف بھیجا جائے تاکہ وہ اس مسئلے کو حل کر سکیں۔ اس بارے میں ہم بھی ڈاکٹر صاحب کے ساتھ سفارشی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پنجاب سیکرٹریٹ کا جو طریق کار ہے اسی طرح کا جواب منسٹر صاحب نے دیا ہے کہ ادھر سے اُدھر فائل کو بھیج دیا جائے۔ میرا سوال دوٹوک ہے۔ یہ فلائی اوور شہر کے اندر بننا ہے، شہر کا کنٹرول کارپوریشن کے پاس ہے اور اس کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں۔ منسٹر صاحب مجھے

یقین دہانی کروائیں کہ وہ 2017-18 کے بجٹ کے اندر اس فلائی اوور یا اوور ہیڈ برج کے لئے رقم فراہم کروائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کوشش کریں کہ اس منصوبے کے لئے 2017-18 کے بجٹ میں فنڈز مختص ہو جائیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! ہم اس کے لئے دونوں sides پر بھرپور کوشش کریں گے یعنی ہم میونسپل کارپوریشن کو کہیں گے اور محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ساتھ بھی اس معاملے کو take up کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کوشش نہیں بلکہ منسٹر صاحب مجھے اس کی یقین دہانی کروائیں کہ 2017-18 کے بجٹ میں اس فلائی اوور کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اس فلائی اوور کو محکمہ مواصلات و تعمیرات نے بنانا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بد گمانی نہیں کرتا لیکن مجھے یقین ہے کہ ہمیں اس منصوبہ کے لئے کوئی پیسا نہیں ملے گا۔ لاہور کے حکمران ضلع بہاولپور اور جنوبی پنجاب کے ساتھ جو کچھ کرتے ہیں اس کی بناء پر میں یہ کہوں گا کہ بہاولپور کا صوبہ بحال کیا جائے اور میں احتجاجاً اس پر ٹوکن واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر احتجاجاً
ایوان سے ٹوکن واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ایسا نہ کریں۔ واپس تشریف لے آئیں۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5173 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 5182 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب احمد شاہ کھگہ کے ایماء پر طبع شُدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نورپور تا سکندر چوک مصروف ترین روڈ سے متعلقہ تفصیلات

*5182: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-229 پاکپتن میں نورپور تا سکندر چوک ایک مصروف ترین روڈ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کا بیشتر حصہ بہت تنگ ہے اور کافی عرصہ سے اس روڈ کی تعمیر و مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کاشتکاروں کو اپنی فصلات منڈی تک لے جانے میں بہت دشواری پیش آتی ہے؟

(د) اگر جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس روڈ کو کھلا اور مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ اس سڑک کا 8.50 حصہ پہلے سے ہی کشادہ کیا جا چکا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) ضلعی حکومت اس روڈ کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے Sugarcane Cess Development 2014-15 کے تحت سڑک کو مرمت کروانے کے لئے 8.166 ملین روپے کی منظوری ہو چکی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے لہذا جلد ہی اس روڈ کی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سڑک کی کل لمبائی کتنی ہے؟ آگے جواب کے جز (ب) میں لکھا ہوا ہے کہ "یہ درست نہ ہے۔ اس سڑک کا 8.50 حصہ پہلے ہی کشادہ کیا جا چکا ہے۔" کیا منسٹر صاحب روشنی ڈالیں گے کہ 8.50 حصہ کتنا بنتا ہے ذرا اس کی وضاحت فرما دیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! اس سڑک کی کل کتنی لمبائی ہے مجھے فی الوقت اس کا علم نہیں البتہ میں یہ انفارمیشن لے کر معزز ممبر کو فراہم کر دوں گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس جواب کے ساتھ جو تفصیل دی گئی ہے اس کے اندر لکھا ہوا ہے کہ اس سڑک کی لمبائی 3.25 کلو میٹر ہے۔ یہ جواب 5- مئی 2015 کو موصول ہوا ہے۔ دو سال سے یہ جواب اسمبلی سیکرٹریٹ میں پڑا ہوا ہے۔ اس 3.25 کلو میٹر لمبی سڑک کی مرمت کے لئے 80 لاکھ روپے allocate ہوئے تھے تو کیا محکمہ یہ بتانا پسند کرے گا کہ پچھلے دو سالوں میں اس سڑک کی مرمت کا کتنا کام ہو چکا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس سڑک کی مرمت کے لئے رقم منظور ہو چکی ہے تو کیا اس سڑک کا کام شروع ہو چکا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! رقم منظور ہونے کے بعد بھی ایک process ہوتا ہے اور اس process سے گزر کر کام شروع ہو چکا ہو گا۔ اب تک کتنا کام ہوا ہے وہ میں معزز ممبر کو بتا دوں گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! منسٹر صاحب مجھے updated انفارمیشن دے دیں کہ اب تک کتنا کام مکمل ہوا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ ضلعی حکومتیں ختم ہو چکی ہیں، اب نیا نظام نافذ ہو چکا ہے اور یہ بات تمام دوستوں کے علم میں ہے۔ اب میونسپل کارپوریشن بن چکی ہے۔ اس سڑک کی مرمت Sugarcane Cess کے فنڈز سے ہونی ہے اور اس کا اختیار کمشنر کے پاس ہے۔ یہ اختیار محکمہ لوکل گورنمنٹ کا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! چونکہ اس سڑک کی مرمت کے لئے پیسے موجود ہیں تو آپ اس کی مرمت ensure کروا دیں۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 5378 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گلی محلوں میں سلنڈر میں گیس بھرنے کی ایجنسیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5378: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کی گلیوں، بازاروں میں سلنڈر میں گیس بھرنے والی ایجنسیاں بن گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ایجنسیوں پر گھریلو سلنڈرز کے علاوہ رکشوں اور کاروں میں بھی گیس بھری جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گیس سے یہ بھرے سلنڈر کسی بھی وقت پھٹ سکتے ہیں جس سے قیمتی مالی وجانی نقصان کا خطرہ ہے؟

(د) کیا ایجنسیوں کے مالکان ایجنسیوں کے لائسنس رکھتے ہیں؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایک کروڑ آبادی رکھنے والے شہر لاہور میں خطرناک کاروبار کرنے والے ایجنسیوں کے مالکان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) ایجنسیوں کے مالکان کے پاس لائسنس ہوتا ہے مگر چھوٹی دکانیں جو گیس ریفلنگ کرتی ہیں وہ بغیر لائسنس کے ہوتی ہیں۔

(ہ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور روزانہ کی بنیاد پر خطرناک کاروبار کرنے والی ایجنسیوں کے مالکان کے خلاف کارروائی کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (د) کے حوالے سے ہے کہ لاہور میں بغیر لائسنس کے گیس کی ریفلنگ کرنے والی چھوٹی دکانیں کتنی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے اپنے سوال کے جز (د) میں پوچھا تھا کہ کیا ایجنسیوں کے مالکان ایجنسیوں کے لائسنس رکھتے ہیں؟ اس سوال کا جواب محکمہ نے دیا ہوا ہے۔ اس بارے میں اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ پوچھ لیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (ہ) سے متعلق میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی طرف سے خطرناک کاروبار کرنے والی ایجنسیوں کے مالکان کے خلاف ایک سال کے دوران کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا اس کی تفصیل آپ کے پاس ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! لائسنس کے بغیر گیس ریفلنگ کرنے والی ایجنسیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جاتا ہے، ان کو پکڑا جاتا ہے اور ان کے خلاف ایکشن بھی لیا جاتا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں نے اپنے ضمنی سوال میں یہ پوچھا ہے کہ لائسنس کے بغیر گیس ریفلنگ کرنے والی لاہور میں کتنی دکانیں ہیں اور ان کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! لائسنس کے بغیر ریفلنگ کرنے والی دکانوں کے خلاف ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں اور ان کی دکانیں seal کی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ کے پاس تفصیل ہے کہ اب تک کتنے لوگوں کے خلاف ایف آئی آرز درج کی گئی ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! اس کی تفصیل اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ میں محکمہ سے یہ تفصیل لے کر محترمہ حنا پرویز بٹ کو مہیا کر دوں گا۔ یہ بات عرض کر دوں کہ کسی شخص کو اس کی اجازت نہیں کہ لائسنس کے بغیر وہ ایسا کاروبار کرے۔ ایسا کرنے والوں کے خلاف ایف آئی آرز درج کی گئی ہیں، گرفتاریاں ہوئی ہیں اور ان کی دکانوں کو seal بھی کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 5512 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اندرون شہر لاہور میں گھروں کی دیکھ بھال کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5512: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

سال14۔2013 کے دوران Walled City Lahore Authority (WCLA) نے اندرون شہر لاہور کی دیکھ بھال کے لئے کیا کیااقدامات اٹھائے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ڈیمونسٹریشن پراجیکٹ واقع محمدی محلہ اندرون دہلی گیٹ لاہور پراجیکٹ فیز-اکا کام بذریعہ ٹینڈر اخبار اشتہار بمطابق ورلڈ بنک گائڈ لائنز اور پیپرا رولز2012-04-17کو میسرز قوی انجینئرز پرائیویٹ لمیٹڈ کوایوارڈ کیا گیا۔ پراجیکٹ فیزون کی تکمیل 2014-03-31 کو ہوئی۔ والڈ سٹی آف لاہور package one کی تعمیر کا ٹھیکہ میسرز قوی انجینئرز پرائیویٹ لمیٹڈ کو دیا گیا۔اس کا تخمینہ 703.31ملین روپے رکھا گیا تھااوراس کااشتہار تین اخبارات میں دیا گیا۔ والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی کے زیر اہتمام شاہی گزر گاہ کی ترقی و بحالی کا پراجیکٹ ورلڈ بنک کے تعاون سے شروع ہوا۔اس پراجیکٹ کا بنیادی مقصد والڈ سٹی آف لاہور کے رہائشیوں کو جدید طرز زندگی کی سہولیات مثلاً بجلی، پانی، گیس، مواصلات اور نکاسی آب کے نظام کو بہتر طریقے سے مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ اندرون لاہور کے ثقافتی ورثہ کو محفوظ کرنا ہے۔مزید برآں اس پائلٹ پراجیکٹ کے منصوبے کے ذریعے والڈ سٹی آف لاہور کی سیاحت کا فروغ، معاشی حالت کی بحالی اور دہلی دروازے سے قلعہ لاہور تک شاہی گزر گاہ کے ثقافتی ورثہ کو منہدم ہونے سے بچانا بھی مقصود ہے۔

شاہی گزرگاہ دیگر بہت سی قدیم ثقافتی عمارات جیسے شاہی حمام، مسجد وزیر خان، سنہری مسجد اور بیگم شاہی مسجد پر مشتمل ہے۔یہ راستہ اس طرز پر مبنی ہے جیسا کہ مغلیہ شہنشاہ دہلی سے لاہور آنے پر اس گزرگاہ کو اختیار کرتے تھے۔اندرون لاہور میں غیر قانونی پلازوں اور مکانات کی تعمیر روک دی گئی ہے۔نقشہ کی منظوری کے بغیر کوئی تعمیر نہ ہو سکتی ہے۔لاہور ہائیکورٹ کے حکم کے مطابق فائر سیفٹی کمیشن، ریسکیو1122، فائر بریگیڈ سول ڈیفنس اور والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی اقدامات اٹھا رہی ہے تاکہ اندرون لاہور کے مکینوں کے لئے ایمر

جنسی سروسز کی دستیابی ممکن ہو سکے اور کسی بھی حادثہ سے نمٹنے کے لئے تیاری کی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے ؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے ابھی تک اس سوال کے جواب کو خود نہیں پڑھا۔ میں گزارش کروں گی کہ مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں تاکہ میں اس جواب کو پہلے پڑھ لوں اور اس کے بعد اس پر ضمنی سوال کروں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! اب وقفہ سوالات تو ختم ہونے والا ہے۔ چلیں، اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اگر ٹائم نہیں ہے تو اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5513 بھی آپ کا ہی ہے، کیا اس سوال کو بھی pending کر دیں ؟

محترمہ نگہت شیخ: جی، اس سوال کو بھی pending کر دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر عالیہ آفتاب کا ہے۔

MRS RAHEELA KHADIM HUSSAIN: Mr Speaker! On her behalf.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 5635 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تجاوزات ہٹانے سے متعلقہ تفصیلات

*5635: **ڈاکٹر عالیہ آفتاب:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں تجاوزات ہٹانے کے ایک دو گھنٹے بعد دوبارہ بحال ہو جاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان ریڑھیوں اور ٹھیلے والوں سے پیسے لے کر چھوڑ دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دکانوں کے سامنے لگائے جانے والے ٹھیلوں سے دکاندار کرایہ وصول کرتے ہیں؟

(د) کیا حکومت ایسے لوگوں کے لئے جو دکان خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، تفصیل بیان کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے بلکہ ریڑھیوں اور ٹھیلوں کو جب اٹھا کر ٹی ایم سٹور پر منتقل کر دیا جاتا ہے تو اس سامان کو باقاعدہ منظور شدہ شیڈول کے مطابق جرمانہ کرنے کے بعد چھوڑا جاتا ہے۔

(ج) اگر کوئی دکاندار ریڑھی والوں سے پیسا وصول کرتا ہے تو اس کا تعلق ٹی ایم ایز سے نہ ہے۔

(د) حکومت کی ہدایت کے مطابق ٹی ایم ایز ریڑھی والوں کے لئے ایسی جگہیں مخصوص کر رہی ہے جس سے آمدورفت میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔اس کے علاوہ ماڈل بازار واقع چائنا سکیم میں بنایا گیا ہے جہاں پر کوئی بھی خوانچہ فروش درخواست دے تو اس کو سٹال الاٹ کر دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب کے اندر یہ کہا گیا ہے کہ تجاوزات کو ہٹانے کے لئے proper طریقے سے کام کرتے ہیں لیکن ابھی بھی لاہور کی situation کو دیکھیں تو میں مختلف جگہیں گنوا سکتی ہوں جہاں پر تجاوزات کی وجہ سے سڑکیں ہمیشہ block رہتی ہیں۔ اگر منسٹر صاحب کہیں تو میں ان جگہوں کے نام بھی بتا سکتی ہوں جس میں سرفہرست گڑھی شاہو بازار، مین روڈ باغبانپورہ بازار جہاں پر ہماری اورنج لائن ٹرین بھی بن رہی ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ذرا ایک منٹ تشریف رکھیں۔ جناب نذر گوندل! ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب ناراض ہو کر چلے گئے ہیں لہٰذا آپ اُن کو منا کر ایوان میں لے کر آئیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پانچ چھ سڑکیں بالکل ایسی ہیں جو لاہور کے مین بازار کہلواتی ہیں جہاں پر تجاوزات کی بھرمار ہے۔ منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ بتا دیں کہ ان roads کو آخری دفعہ تجاوزات سے کیسے صاف کروایا گیا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ذرا mention کر دیں کہ کون سی roads ہیں؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! باغبانپورہ بازار، گڑھی شاہو بازار اور سنگھ پورہ بازار کی مثال لے لیں لیکن جواب میں یہ کہتے ہیں کہ وہاں لوگوں سے پیسے وصول نہیں کئے جاتے جبکہ ٹی ایم اے کے سٹاف کا نام بھی بتا سکتی ہوں جو کہ اچھا نہیں لگتا کہ میں ان کا نام بتاؤں جو ان جگہوں سے لوگوں سے پیسے وصول کر کے سامان چھوڑ دیتے ہیں۔ وہاں پر ٹریفک کا بے ہنگم سلسلہ رہتا ہے اور چھوٹا سٹاف ایسے کام کرتا ہے جس کی وجہ سے گورنمنٹ کو یہ باتیں سننا پڑتی ہیں اور مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! ہمارے محکمہ نے already تجاوزات کے خلاف مہم شروع کی ہوئی ہے جس کو مزید تیز کیا جائے گا۔ جن بازاروں کی نشاندہی فاضل ممبر نے کی ہے اُن کو target میں رکھیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ٹھیک ہو جائے گا۔ تجاوزات یا ناجائز چیزیں اس وقت ہوتی ہیں جب وہاں کے علاقے کی تھوڑی بہت پشت پناہی بھی ساتھ ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں پورے ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ ہم campaign launch کرتے ہیں تو کوئی شخص صرف یہ سمجھے کہ ہم نے اس ملک کو ٹھیک کرنا ہے، بچوں، خواتین اور بوڑھوں کے لئے راستہ بنانا ہے تو یہ معاملات ٹھیک ہو جائیں گے۔ ہم اعادہ کریں گے کہ اگر کسی جگہ پر کسی کی ریڑھی کھڑی ہے تو اُس کو اٹھانے کے بعد اسے کوئی متبادل جگہ بھی دیں تاکہ اُس کا روزگار ختم نہ ہو اور رات کو بیٹھ کر وہ آسمان کی طرف نہ دیکھے۔ ان تمام معاملات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کی campaign launch کریں گے تاکہ بازاروں میں تجاوزات کا خاتمہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی بات سے بالکل متفق ہوں کہ کچھ ایسی بااثر شخصیات ہوتی ہیں جو اپنے چھوٹے چھوٹے مفادات کے لئے تجاوزات کو ہٹانے نہیں دیتیں جس کی وجہ سے ٹریفک کے لئے مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں لیکن میں ان سے یہ بھی request کروں گی کہ آپ کے اس message کو باآواز اور اچھے طریقے سے ایسے لوگوں کو بھی convey کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں بار بار یہی کہہ رہی ہوں کہ ہمارے لئے بڑی اچھی بات ہے کہ گورنمنٹ سڑکوں کو کھلا اور بڑا کر رہی ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! welcome

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! گورنمنٹ وہاں پر پیسا لگا کر ڈویلپمنٹ کا کام کر رہی ہے لیکن ٹی ایم اے کی وجہ سے ہم اس سے فائدہ نہیں اٹھا رہے لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ اس پر خاص طور پر زور دیں کیونکہ لاہور کی سڑکیں بہت خوبصورت ہیں جو کھلی بن رہی ہیں لیکن تجاوزات کی وجہ سے سڑکوں پر ٹریفک کی بھرمار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے آپ کو ساری detail بتا دی ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک، (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 5674 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: کمیر میونسپل کمیٹی میں سیوریج سسٹم ناقص ہونے سے متعلقہ تفصیلات

5674*: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال، کمیر میونسپل کمیٹی کا سیوریج سسٹم انتہائی ناقص ہو چکا ہے جس کی وجہ سے گندا پانی ہر وقت گلیوں اور سڑکوں پر کھڑا رہتا ہے؟

(ب) کیا سیوریج سسٹم کی بہتری کے لئے کوئی فوری مثبت اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی پی-222 میں اکثریت سیوریج سسٹم چینج ہو چکا ہے اور جگہ جگہ سے سیوریج Seepage اور Leakage کا شکار ہے؟

(د) اس حلقہ میں سیوریج سسٹم کی کی زبو حالی کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے مزید یہ کہ مذکورہ حلقہ کے سیوریج سسٹم کی بحالی کے لئے اور نئے منصوبہ جات سے بھی آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ):

(الف) صدر بازار کمیر اور ملحقہ گلیوں میں سیوریج لائن تقریباً30 سال پرانی ہے، آبادی میں مسلسل اضافہ ہونے کی وجہ سے اوور لوڈ ہو چکی ہے اور کئی جگہ سے پائپ بوسیدہ ہونے کی وجہ سے سیور لائن بلاک ہو جاتی ہے جس سے پانی اوور فلو ہو جاتا ہے۔ جس کو پمپنگ کر کے نکال دیا جاتا ہے۔

(ب) مذکورہ علاقہ کے سیوریج سسٹم کی بہتری بہت ضروری ہے۔ جس کے لئے مبلغ 8.600 ملین روپے کی خطیر رقم درکار ہے۔اگر فنڈز مہیا کئے جائیں تو سیوریج سسٹم کو بہتر کروا سکتے ہیں۔

(ج) حلقہ پی پی۔222 دیہی علاقہ جات پر مشتمل ہے اس لئے سیوریج سسٹم کی متعلقہ یونین کونسل/یوزر کمیٹی دیکھ بھال اور مرمت کا کام کرتی ہے۔ٹی ایم اے صرف شہری علاقہ جات کو سروسز مہیا کرتی ہے۔

(د) ٹی ایم اے کے پاس ڈیڑھ کروڑ روپے کا ترقیاتی فنڈز تھے جو ایم پی اے صاحبان کی مشاورت سے بمطابق حلقہ سکیمیں لے کر کام شروع کروا دیئے گئے ہیں۔ اگر سیوریج کی بحالی کے سلسلہ میں گورنمنٹ کی جانب سے فنڈز مہیا ہو جائیں تو سیوریج کی امپرومنٹ/مرمت کا کام کروایا جا سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ admit کیا گیا ہے کہ 30 سال سے یہ سیوریج لائن پرانی ہے اور آبادی میں اضافہ ہونے کی وجہ سے overload ہو چکی ہے، پائپ بوسیدہ ہونے کی وجہ سے سیور لائن بلاک ہو جاتی ہے، پانی overflow ہو جاتا ہے جس کو pumping کر کے نکال دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میونسپل کمیٹی کمیر میں pumping کا کوئی سسٹم موجود ہے، اگر ہے تو بتادیں کہ وہاں پر کیا موجود ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! سسٹم تو ہر جگہ موجود ہے لیکن وہاں پر کتنا effected ہے اس کو دیکھنا پڑے گا لیکن یہ سارا کام پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اپنی بچھائی ہوئی سیوریج لائنوں کو دیکھے اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ سسٹم خراب ہو چکا ہے تو ہم پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کہتے ہیں کہ وہاں نیا سسٹم ڈال دیں۔ پمپنگ کو چیک ہم بھی کروائیں گے اور ہر جگہ پر پمپنگ موجود ہے جو کہ اکٹھے ہونے والے پانی کو نکال دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں shortly کرتے ہوئے بتاتا ہوں کہ آپ جز (ج) پڑھ کر دیکھ لیں کہ ہم کہاں جائیں گے؟ یہاں پر خود ہی ڈیپارٹمنٹ تسلیم کر رہا ہے کہ حلقہ پی پی۔222 دیہی علاقہ جات پر مشتمل ہے اس لئے سیوریج سسٹم کی متعلقہ یونین کونسل، یوزر کمیٹی دیکھ بھال اور مرمت کا کام کرتی ہے۔ ٹی ایم اے صرف شہری علاقہ جات کو سروسز مہیا کرتی ہے تو میں نے انڈیا کے بارڈر کا تو سوال نہیں پوچھا۔ یہ ٹی ایم اے ہے جس کا میں نے پوچھا ہے۔ وہاں پر کوئی پمپنگ نہیں ہے اور وہاں پر کوئی سسٹم موجود نہیں ہے۔ ایک یونین کونسل کی بلڈنگ ہے جو ٹاؤن کمیٹی کی مخدوش حالت ہے اور وہ گرنے والی ہے کیونکہ اسے "خطرناک" قرار دیا گیا ہے لیکن وہ بھی نہیں بنا رہے اور یہ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ ٹی ایم اے کی ذمہ داری ہے۔ کیا میں نے ٹی ایم اے کا سوال کیا ہے؟ ٹی ایم اے کمیر کے مین بازار کے سیوریج میں خرابی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وہ کہتے ہیں کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ سے related ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! ٹی ایم اے تو اب ختم ہو چکی ہے اور میں نے اسی لئے سارے ایوان سے گزارش کی تھی کہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ پرانا سسٹم ختم ہو چکا ہے اور اب ایک نئی walk جو ہے بلدیات کی شروع ہوئی ہے۔ گیارہ سال کے بعد پنجاب حکومت نے بلدیات کے الیکشن کروائے ہیں اور ان اداروں کے عہدیدار مقرر ہوئے ہیں جن میں چیئرمین، وائس چیئرمین، میئر اور ڈپٹی میئر کے علاوہ کمیٹیوں کے چیئرمین مقرر ہوئے ہیں جو کہ معاملات کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ جو فرما رہے ہیں کہ پی پی۔222 ان کا حلقہ ہے تو اگر وہاں پر زیادہ ہی حالات خراب ہیں تو ہم وہاں پر بندوں کو کہیں گے کہ چیک کر لیں کہ کیا مسئلہ ہے لیکن وہ مسئلہ پھر بھی پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ہی نکلے گا۔ میں یہ آپ سے گزارش کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ بات یہ ہے کہ ٹی ایم اے وہاں پر موجود ہے لیکن اب تو ٹی ایم اے ختم ہو گئی ہیں اور اب وہاں پر میونسپل کمیٹی ہو گی۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! جی، اب وہاں پر میونسپل کمیٹی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! بات سنیں ناں۔ آپ ان کو direction بھجوا دیں کہ اس معاملے کو دیکھیں۔ منسٹر صاحب! آپ کی direction چیئرمین میونسپل کو لکھیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! یہ direction جاری ہو جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) کے جواب میں خود ہی لکھا ہے کہ 8.6 ملین کی خطیر رقم درکار ہے۔ میونسپل کمیٹی ہے جہاں پر چیئرمین exist کر رہے ہیں اور آپ انہیں فنڈز دے رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! وہاں پر میونسپل کمیٹی کے چیئرمین بن گئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، چیئرمین available ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کے اجلاس بھی ہو رہے ہوں گے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! فنڈز تو انہوں نے دینے ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ بات واضح کر لیں کہ یہاں پر سوال پبلک ہیلتھ کی سکیم سے متعلق نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ میونسپل کمیٹی کی jurisdiction میں آتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، یہ میونسپل کمیٹی کا کام اور منشاء اللہ بٹ کی بات درست ہے جو ہمارے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں کہ ٹی ایم اے اب ختم ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس حوالے سے میونسپل کمیٹی کے چیئرمین کو direction بھجوائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ اس کی direction دے تاکہ وہاں پر کام ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی direction دیں کہ میونسپل کمیٹی اس سکیم کو take up کرے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہاں پر فنڈز بھی utilize کریں۔ انہوں نے فنڈز کی جو demand کی ہے اور انہوں نے جو فنڈز میونسپل کمیٹی کو بھیجے ہیں تو سب سے پہلے وہاں فنڈز کو استعمال کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل۔ اس سکیم کو آگے بھجوائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ensure کروادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب نے اس سکیم کے حوالے surety دی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب اس کو assure کروادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس کو بھجوائیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ): جناب سپیکر! میں اس کو ensure کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ): جناب سپیکر! میں باقی سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گوجرانوالہ میں پارکنگ سٹینڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4425: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ شہر میں سائیکل، موٹر سائیکل اور موٹر کار کے لئے کون کون سے اور کہاں کہاں پارکنگ سٹینڈز موجود ہیں ان کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان پارکنگ سٹینڈز سے 12-2011 سے آج تک کتنی آمدن ہوئی، سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان پارکنگ سٹینڈز میں کتنی سرکاری پارکنگ فیس ہے اور کتنی وصول کی جاتی ہے، کیا تمام سٹینڈز میں یکساں فیس ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر میں غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز بھی موجود ہیں، اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ایسے ٹھیکیداروں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لا رہی ہے، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) گوجرانوالہ شہر میں منظور شدہ درج ذیل پارکنگ سٹینڈز ہیں:۔

1۔ الحمید بلڈنگ وجگہ سابق نشاط سینما۔
2۔ ڈی پوائنٹ شاپنگ سنٹر تالوہیانوالہ بائی پاس۔
3۔ پیس شاپنگ سنٹر جی ٹی روڈ۔

(ب) ان پارکنگ سٹینڈز سے درج ذیل آمدن ہوئی:

سال 12-2011

1۔	الحمید بلڈنگ وجگہ سابق نشاط سینما	=	43,60,000/-روپے
2۔	ڈی پوائنٹ شاپنگ سنٹر تالوہیانوالہ بائی پاس	=	4,05,000/-روپے
3۔	دین پلازہ تااڈا گوندانوالہ ہردواطراف	=	5,40,000/-روپے
4۔	پیس شاپنگ سنٹر جی ٹی روڈ	=	16,25,000/-روپے
5۔	پرانا دفتر بلدیہ جی ٹی روڈ	=	41,20,000/-ہزار روپے
	کل میزان	=	1,10,50,000/-روپے

سال 13-2012

1-	الحمید بلڈنگ وجگہ سابق نشاط سینما	=	-/42,00,000روپے
2-	ڈی پوائنٹ شاپنگ سنٹر تالوہیانوالہ بائی پاس	=	-/4,60,000روپے
3-	دین پلازہ تا اڈا گوندانوالہ ہر دو اطراف	=	-/6,30,000روپے
4-	پیس شاپنگ سنٹر جی ٹی روڈ	=	-/19,10,000روپے
5-	پرانا دفتر بلدیہ جی ٹی روڈ	=	-/51,30,000روپے
	کل میزان	=	-/1,23,30,000روپے

سال 14-2013

1-	الحمید بلڈنگ وجگہ سابق نشاط سینما	=	-/44,00,000روپے
2-	ڈی پوائنٹ شاپنگ سنٹر تالوہیانوالہ بائی پاس	=	-/5,00,000روپے
3-	پیس شاپنگ سنٹر جی ٹی روڈ	=	-/18,20,000روپے
	کل میزان	=	-/67,20,000روپے

سال 15-2014

1-	الحمید بلڈنگ وجگہ سابق نشاط سینما	=	-/72,00,000روپے
2-	ڈی پوائنٹ شاپنگ سنٹر تالوہیانوالہ بائی پاس	=	-/15,05,000روپے
3-	پیس شاپنگ سنٹر جی ٹی روڈ	=	-/30,10,000روپے
	کل میزان	=	-/1,17,15,000روپے

سال 16-2015

1-	الحمید بلڈنگ وجگہ سابق نشاط سینما	=	-/84,10,000روپے
2-	ڈی پوائنٹ شاپنگ سنٹر تالوہیانوالہ بائی پاس	=	-/18,05,000روپے
3-	پیس شاپنگ سنٹر جی ٹی روڈ	=	-/30,65,000روپے
	کل میزان	=	-/1,32,80,000روپے

(ج) ان پارکنگ سٹینڈز میں پارکنگ فیس بمطابق شیڈول دو روپے فی گھنٹہ فی موٹر سائیکل اور پانچ روپے فی گھنٹہ فی کار وصول کی جاتی ہے۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے تمام پارکنگ سٹینڈز کی فیس یکساں ہے۔

(د) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گوجرانوالہ کے منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز کے علاوہ تمام پارکنگ سٹینڈز غیر قانونی ہیں جن کو ختم کروانے کے لئے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے پولیس ڈیپارٹمنٹ اور ٹی ایم اوز کو مراسلہ جات تحریر کئے گئے ہیں اور غیر قانونی پارکنگ فیس وصول کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

گوجرانوالہ میں قبرستانوں کی چاردیواری سے متعلقہ تفصیلات

*4426: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ میں قبرستانوں کی چاردیواری تعمیر کی گئی ہے؟

(ب) گوجرانواالہ میں کون کون سے قبرستانوں کی چاردیواری تعمیر کی گئی ہے، اس کی تفصیل بتائی جائے، نیز بقیہ کی چاردیواری کب تک کردی جائے گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی پی۔93 گوجرانوالہ میں موجود قبرستانوں میں میت دفن کرنے کی کوئی گنجائش نہ ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت حلقہ پی پی۔93 گوجرانوالہ میں جلد از جلد قبرستان کے لئے جگہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) گوجرانوالہ میں 96 قبرستانوں کی چاردیواری تعمیر کی گئی ہے ان کی فہرست تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بقایا قبرستانوں کی چاردیواری پر کام جاری ہے جو کہ جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) ماسوائے کھیالی شاہ پور کے دیگر قبرستانوں میں میت کی تدفین کے لئے گنجائش کم ہے اور اردگرد کوئی ایسی جگہ نہ ہے جس کو قبرستان میں شامل کیا جا سکے۔ کیونکہ قبرستانوں کے اردگرد رہائشی بستیاں موجود ہیں۔

(د) مناسب سرکاری اراضی دستیاب ہونے پر نیا قبرستان بنایا جاسکے گا۔

گوجرانوالہ: جناح لائبریری سے متعلقہ تفصیلات

*3698: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جناح لائبریری گوجرانوالہ کا قیام کب عمل میں آیا اور اس لائبریری کا بورڈ آف گورنرز کن افسران پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جناح لائبریری گوجرانوالہ کے بورڈ آف گورنرز کی پچھلے دس سال سے ایک بھی میٹنگ نہیں ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیف لائبریرین کی اہم سیٹ پچھلے دو سال سے خالی پڑی ہے؟

(د) جناح لائبریری گوجرانوالہ کو کن کن اداروں یا لوگوں نے کتب donate کی ہیں اور کیا donate کی گئیں کتب کو لائبریری ریکارڈ میں درج کر لیا گیا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیک اینڈ بیلنس نہ ہونے کی وجہ سے پرانی کتب کو ہی نئی خریداری ظاہر کر کے رقم خُورد بُرد کی جاتی ہے، حکومت مذکورہ بالا مسائل کب تک حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) جناح لائبریری گوجرانوالہ کا قیام مورخہ 26۔جون 1988 کو عمل میں آیا۔مذکورہ لائبریری کا بورڈ آف گورنرز مندرجہ ذیل افسران پر مشتمل ہے:

1۔	ڈی سی او گوجرانوالہ	(چیئرمین)
2۔	چیف لائبریرین جناح لائبریری گوجرانوالہ	(سیکرٹری)
3۔	ای ڈی او ایجوکیشن گوجرانوالہ	(ممبر)
4۔	ای ڈی او (کیمونٹی ڈویلپمنٹ) گوجرانوالہ	(ممبر)
5۔	تحصیل ناظم گوجرانوالہ	(ممبر)
6۔	ای ڈی او (کیمونٹی ڈویلپمنٹ) گوجرانوالہ	(ممبر)
7۔	تحصیل ناظم گوجرانوالہ	(ممبر)
8۔	ای ڈی او (کیمونٹی ڈویلپمنٹ) گوجرانوالہ	(ممبر)

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔چیف لائبریرین کی سیٹ خالی ہے۔

(د) عطیہ دینے والوں میں پنجاب لائبریری فاؤنڈیشن لاہور اور دیگر مخیر حضرات شامل ہیں نیز جناح لائبریری گوجرانوالہ کو بطور عطیہ ملنے والی کتب کا باقاعدہ اندراج کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ جو کتب لائبریری کے اپنے فنڈ یا بجٹ سے خریدی جاتی ہیں ان کا بھی باقاعدہ اندراج موجود ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔لائبریری میں آمدہ کتب اندراج رجسٹر میں درج کی جاتی ہیں اور ہر کتاب کا علیحدہ نمبر درج کیا جاتا ہے۔کسی کتاب پر دوبارہ نمبر لگانا ممکن نہیں۔

گلشن پارک گوجرانوالہ سے متعلقہ تفصیلات

*4427: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گلشن پارک گوجرانوالہ سے سال12-2011 سے آج تک کتنی آمدن ہوئی، مد وار اور سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پارک میں اشیاء کی فروخت اور جھولوں کا ٹھیکہ دیا جاتا ہے اگر درست ہے تو ٹھیکیدار کے نام اور فروخت ہونے والی اشیاء کی ریٹ لسٹ، ٹھیکہ کی شرائط اور معیاد ٹھیکہ سے متعلقہ تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پارک میں فروخت ہونے والی اشیاء کے دام مقررہ ریٹ سے زیادہ وصول کئے جاتے ہیں؟

(د) سال12-2011 سے آج تک پارک کی تزئین وآرائش اور بحالی پر کتنی رقم خرچ کی گئی، سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) حکومت نے پارک میں سیاحوں کی دلچسپی کے لئے اب تک کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) گلشن اقبال پارک گوجرانوالہ میں عوام الناس کو تفریح کی سہولیات مہیا کرنے کے ضمن میں مخصوص اراضی پر مشتمل فن لینڈ اور کنٹین قائم کی گئی ہے جس کو پراپرٹی رولز کی روشنی میں سالانہ کرایہ کے عوض میں نیلام کیا جاتا ہے، جس کے عوض وصول شدہ آمدن سال 2011 تا2014 تفصیل درج ذیل ہے:

سال	فن لینڈ گلشن اقبال پارک	کنٹین گلشن اقبال پارک
2011-12	69,61,130/-روپے	21,33,333/-روپے
2012-13	76,57,243/-روپے	20,24,167/-روپے
2014-14	78,25000/-روپے	41,77,500/-روپے

(ب) درست ہے۔

I. گلشن اقبال پارک گوجرانوالہ میں مخصوص اراضی کو پراپرٹی رولز کی روشنی میں سالانہ کرایہ کے عوض بنام تسنیم احمد خان ولد محمد یامین خان سکنہ کامونکی نیلام کیا گیا ہے۔ جہاں پر کرایہ دار مذکورہ نے فن لینڈ قائم کرتے ہوئے جھولے/گیمز وغیرہ نصب کر رکھے ہیں اور موقع پر تمام نصب شدہ جھولوں کی شرح ٹکٹ کو بعد از منظوری مجاز اتھارٹی ہر جھولے کے اوپر آویزاں کیا گیا ہے۔

II. گلشن اقبال پارک میں مخصوص اراضی پر (دو پوائنٹ) کنٹین لگائی گئی ہیں جس کو سالانہ کرایہ کے عوض بنام عصمت اللہ ولد عبدالہادی سکنہ چک نظام گوجرانوالہ نیلام کیا گیا ہے۔ بمطابق شرائط نیلام کرایہ دار کنٹین تمام اشیاء خورد و نوش مارکیٹ ریٹ کے مطابق فروخت کرنے کا پابند ہے۔

(ج) درست ہے۔ اس ضمن میں گاہے بگاہے ٹی ایم اے کے مجاز آفیسران گلشن اقبال پارک میں فروخت کردہ اشیا خورد و نوش کے دام چیک کرتے رہتے ہیں اور اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ ٹھیکیدار مارکیٹ ریٹ کے مطابق ہی خورد و نوش کی اشیا فروخت کرے اور ریٹ لسٹ کو باقاعدہ طور پر کنٹین پر آویزاں کرے۔

(د) گلشن اقبال پارک میں سال 12-2011 میں -/16,22,458 روپے، سال 13-2012 میں -/24,55,695 روپے اور سال 14-2013 میں -/7,86,413 روپے خرچ کئے گئے۔

(ہ) گلشن اقبال پارک 1978 کو تعمیر ہوا اور اب تک سیاحوں کی دلچسپی کے لئے فن لینڈ، مسجد، کنٹین، واکنگ ٹریک و بیٹھنے کے لئے بینچز فوارے، روز گارڈن جھیل اور landscaping کی تعمیر جیسے اقدامات کئے گئے ہیں۔

راجن پور: سال 14-2013 میں منعقدہ جشن بہاراں کے پروگرام پر ہونے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*4540: **سردار علی رضا خان دریشک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 14-2013 میں ضلع راجن پور میں ضلعی حکومت کے زیر انتظام جشن بہاراں کے نام سے فیسٹیول منعقد کئے گئے تھے؟

(ب) جشن بہاراں کے کتنے پروگرام ضلع لیول پر اور کتنے پروگرام تحصیل لیول پر منعقد ہوئے، ان کی الگ الگ تفصیل بتائی جائے؟

(ج) جشن بہاراں پر ضلع اور تحصیل لیول پر کتنے کتنے اخراجات ہوئے، سال وار اور تحصیل وار الگ الگ تفصیلات بتائی جائے؟

(د) کیا حکومت نے ان جشن بہاراں میں ہونے والے اخراجات کا آڈٹ کروالیا ہے اگر نہیں تو کب تک آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) سال 2013 میں جشن بہاراں کا کوئی پروگرام منعقد نہ ہوا تھا البتہ سال 2014 میں مخیر حضرات کی مدد سے جشن بہاراں کے پروگرامز کا انعقاد عمل میں لایا گیا تھا۔

(ب) جشن بہاراں کے پروگرام مذکورہ کا انعقاد صرف سٹی راجن پور کی حد تک کیا گیا تھا اس کے علاوہ دیگر تحصیلوں میں کوئی پروگرام جشن بہاراں منعقد نہ کرایا گیا۔

(ج) جشن بہاراں پر ضلعی حکومت کی طرف سے کوئی اخراجات نہ کئے گئے تھے۔

(د) جشن بہاراں پر کسی قسم کے سرکاری اخراجات نہ کئے گئے اس لئے آڈٹ کرانے کی ضرورت نہ ہے۔

چکوک 10 اور 11 ج ب چنیوٹ میں لنک روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*5173: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر 10 اور چک نمبر 11 ج ب چنیوٹ کے لنک روڈ کی تعمیر و مرمت کس سال شروع کی گئی اس پر پتھر کب ڈالا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سڑک ابھی تک مکمل طور پر تعمیر نہیں کی گئی، ٹھیکیدار کا نام اور ٹھیکے کی مالیت کیا ہے؟

(ج) چنیوٹ کا جھرکن سلارہ روڈ کی آخری مرتبہ کب مرمت کی گئی تھی اور کیا یہ روڈ مرمت کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) چک نمبر 10 اور چک نمبر 11 ج،ب کی تعمیر کا کام سال 15-2014 میں شروع ہوا اور اس پر پتھر مورخہ 2015-01-15 کو ڈالا گیا۔

(ب) سڑک کا کام اب مکمل ہو چکا ہے ٹھیکیدار کا نام ملک محمد اسلم ہے اور کام کی مدت تین ماہ تھی۔

(ج) اس روڈ کی لمبائی 5.50 کلومیٹر ہے۔اس مالی سال میں 1.00 کلومیٹر سڑک مرمت کر دی گئی ہے اور بقیہ 4.50 کلومیٹر مطلوبہ فنڈز مہیا ہونے پر مرمت کر دی جائے گی۔

چنیوٹ: ضلع میں گزرنے والے ڈرینج نالوں سے متعلقہ تفصیلات

*5781: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چنیوٹ میں ڈرینج نالے کتنے ہیں اور کس کس علاقے سے گزر رہے ہیں۔تمام نالہ جات کے ناموں سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ڈرینج نالہ کی صفائی کتنی مدت بعد کی جاتی ہے۔کیا ضلع چنیوٹ کے تمام ڈرینج نالہ جات کی صفائی بروقت ہوتی رہی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ضلع چنیوٹ میں کل 36 ڈرینج نالے ہیں۔ان کے نام درج ذیل ہیں:

سی او ہیڈ کوارٹر چنیوٹ:

1۔ نالہ ڈسپوزل ورکس سیٹلائٹ ٹاؤن تار جوعہ چوک، چنیوٹ
2۔ نالہ تھانہ سٹی روڈ تار جوعہ چوک چنیوٹ
3۔ نالہ ڈسپوزل ورک معظم شاہ تا دریائے چناب
4۔ نالہ ڈسپوزل ورکس معظم شاہ چوک چنیوٹ
5۔ نالہ سلارہ روڈ چنیوٹ
6۔ نالہ سوئی گیس روڈ محلہ رائے چند چنیوٹ
7۔ نالہ محلہ چاہ ٹبیانوالہ چنیوٹ
8۔ نالہ محلہ راجے والی چنیوٹ

سی او یونٹ بھوآنہ:

1۔ دو طرف نالہ جات چنیوٹ روڈ
2۔ نالہ ڈسپوزل سکیم تا سیم نہر
3۔ نالہ ٹینکی بازار
4۔ نالہ ڈسپوزل روڈ
5۔ نالہ محلہ ارشاد

سی او یونٹ لالیاں:

1- جھنگ روڈ مین نالہ 2- حجرہ روڈ نالے، مین سڑک، دو طرف نالہ حجرہ روڈ
3- نالہ لاری اڈا 4- نالہ محمد صدیق لالی پارک روڈ
5- نالہ ریلوے روڈ 6- دونوں اطراف نالہ بنگلہ روڈ
7- نالہ سانگرہ روڈ 8- نالہ محلہ طارق آباد
9- نالہ ڈاکخانہ روڈ 10- نالہ ڈاکٹر بشیر روڈ
11- نالہ جامع مسجد روڈ

سی او یونٹ چناب نگر:

1- اقصیٰ روڈ تا یونائیٹڈ بنک، یونائیٹڈ بنک تا لاری اڈا 2- اقصیٰ روڈ حبیب بنک تا گلشن نرسری
3- یادگار روڈ لطیف جوس کارنر تا سرائے مسرور 4- کالج روڈ اقصیٰ چوک تا ہائی سکول
5- راجے کی روڈ اقصیٰ چوک تا دار الخیر چوک 6- اقصیٰ چوک تا رحمان کالونی
7- چھنیاں دار الشکر تا ڈسپوزل ورکس مسلم کالونی 8- دار الرحمت کچا بازار دونوں اطراف
9- دار العلوم کوٹ وساوا روڈ 10- باب الابواب کشمیر ہوٹل تا کچی آبادی
11- دار الیمن ٹول پلازہ تا کوارٹر درویشاں 12- ساہیوال روڈ سیکٹر چوک تا طاہر آباد شیلر

(ب) ڈرینج نالہ کی صفائی ہر پندرہ دن بعد کی جاتی ہے۔ مندرجہ بالا تمام ڈرینج نالہ جات کی صفائی بروقت ہوتی رہی ہے۔

لاہور سے باہر جانے والی بسوں / ویگنوں سے فی پھیرا فیس وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*5836: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب کوئی بس، ویگن وغیرہ سواریاں لے کر لاہور سے باہر جانے کے لئے نکلتی ہے تو اس سے فیس لی جاتی ہے؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو فی پھیرا کتنی فیس لی جاتی ہے Category Wise تفصیل بتائی جائے؟

(ج) سال 2013 سے لے کر آج تک اس مد میں کتنی رقم وصول ہوئی اور اس رقم کا مصرف کیا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جن گاڑیوں کے روٹ پرمٹ جنرل بس سٹینڈ سے شروع/اختتام پذیر ہوتے ہیں سے نوٹیفکیشن نمبری Supdtt/Adr/270 مورخہ 08.05.2014 کے مطابق فیس وصول کرتی ہے۔

(ب) فیس کی Category Wise تفصیل حسب ذیل ہے:

نان اے سی بس:	تمام نان اے سی بسوں سے۔/300 روپے فیس وصول کی جاتی ہے اور جن بسوں کا کرایہ۔/300 روپے سے زائد ہو ان سے فیس ایک ٹکٹ فی پھیرا وصول کی جاتی ہے۔
اے سی بس:	تمام اے سی بسوں سے۔/500 روپے فیس وصول کی جاتی ہے اور جن بسوں کا کرایہ۔/500 روپے سے زائد ہو ان سے فیس ایک ٹکٹ فی پھیرا وصول کی جاتی ہے۔
انٹر سٹی ویگن (36 سیٹ تک)	بمطابق روٹ ایک سواری کے کرایہ کے برابر فی پھیرا فیس وصول کی جاتی ہے۔

(ج) سال 2013 سے لے کر اب تک تقریباً مبلغ۔/90,00,00,000 روپے وصول ہو چکے ہیں جو کہ دوسرے موصولات کے ساتھ خزانہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں جمع کروائے جاتے ہیں اور یہ آمدنی ملازمین کی تنخواہوں، بلوں کی ادائیگی اور دوسرے اخراجات پر خرچ کئے جاتے ہیں۔

برتھ سرٹیفکیٹ کے حصول کے لئے درپیش مشکلات سے متعلقہ تفصیلات

*5895: محترمہ کنول نعمان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ برتھ سرٹیفکیٹ 20 سال عمر تک جاری کرنے کا اختیار سیکرٹری یوسی کے پاس ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بیس سال عمر کے بعد اکیس سال عمر سے اوپر تک برتھ سرٹیفکیٹ جاری کروانے کے لئے سائل کو ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر II سے درخواست اے سی کو مارک کروانا پڑتی ہے، اے سی متعلقہ تحصیلدار، تحصیلدار اپنے ماتحت قانونگو اور پٹواری کو رپورٹ کرنے کے لئے درخواست مارک کرتا ہے پھر اسی طرح پٹواری سے قانونگو، قانونگو سے تحصیلدار، تحصیلدار سے اے سی رپورٹ پر دستخط کر کے متعلقہ ڈی او ایچ کو اپنی سفارشات برائے برتھ سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے اور ڈی او ایچ متعلقہ پھر اپنے ای ڈی او ہیلتھ کو ارسال کرتا ہے اور ای ڈی او ہیلتھ دوبارہ سیکرٹری یونین کونسل کو یہ تمام process ارسال کرتا ہے

پھر جا کر سیکرٹری یونین کونسل برتھ سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے، اتنا process سائلین کے لئے پریشانی کا باعث ہے؟

(ج) کیا حکومت اکیس سال اور اس کے اوپر تک کا برتھ سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا اختیار بھی سیکرٹری یونین کونسل کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے وہ کب تک، اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست نہ ہے بلکہ سیکرٹری یونین کونسل صرف ساٹھ دن تک بچوں کی پیدائش کا اندراج کر سکتا ہے۔

(ب) درست نہ ہے بلکہ پیدائش اندراج ماڈل بائی لاز کے تحت ہر چیئرمین /ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل، بفراہمی اختیارات زیر دفعہ، پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 شیڈول ہفتم زیر دفعہ (M)(1)72 اور (1)(2)72 اور بطور چیئرمین /ایڈمنسٹریٹر میونسپل کمیٹی شیڈول نہم زیر دفعہ (f)(2)81 اور (x)(2)81 کے تحت پیدائش /اموات کے بائی لاز منظور کر کے عوام کی آگاہی کے لئے مشتہر کئے جاتے ہیں۔ پیدائش کے اندراج کا شیڈول درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نوعیت	مدت	ذمہ داری	درکار وقت
1	نارمل اندراج	60یوم	سیکرٹری یونین کونسل /اہل کار میونسپل کمیٹی	3یوم
2	لیٹ اندراج	61یوم تا 7سال	چیئرمین /ایڈمنسٹریٹر /میونسپل کمیٹی	7یوم
3	بعد از میعاد اندراج	7سال سے زائد	متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر برائے تصدیق رہائش اور متعلقہ میڈیکل سپر انٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال برائے تعین عمر	20یوم

(ج) اکیس سال اور اس سے زائد عمر تک کے برتھ سرٹیفکیٹ کا اختیار سیکرٹری یونین کونسل کو دینے کا کوئی ارادہ نہ ہے کیونکہ یہ لیٹ اندراج کے زمرے میں آتا ہے اور سات سال سے زائد عمر کا اندراج کم عمری کے جرائم (Juvenile Justice) کی کیٹیگری پر آتا ہے اس لئے اس کی منظوری لینا ضروری ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں ٹی ایم اے کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*5994: سردار محمد جمال خان لغاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر میں صفائی کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور ٹی ایم اے کے کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈوار کام کر رہے ہیں، ان کی تفصیل یونین کونسل وار بتائیں؟

(ب) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس شہر میں تعینات عملہ صفائی افسران اور وی آئی پی کے گھروں پر کام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے شہر بھر میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس بابت اس شہر میں تعینات عملہ صفائی اور ان کے افسران کی ڈیوٹی کے متعلق تحقیقات کروانے اور اس شہر کی مناسب طریقہ کے تحت صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر میں صفائی کے عملہ (ٹی ایم اے) کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) عملہ صفائی دن رات ڈیرہ غازی خان شہر کی صفائی کے لئے کوشاں ہے ہر ملازم اپنی اپنی ڈیوٹی کر رہا ہے۔ تفصیل عملہ و جائے تعیناتی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) افسران و عملہ صفائی اپنی اپنی ڈیوٹی احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔ شہر ڈیرہ غازی خان میں صفائی کی بہتری کے لئے مزید اقدامات کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ صفائی کو اور بہتر کیا جارہا ہے۔

ہری پور سے سندھے خان سڑک سے متعلقہ تفصیلات

*6147: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔229 میں ہری پور سے سندھے خان روڈ تک پکی سڑک بنانے کی منظوری دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہری پور سے چک نمبر 59 ایس پی تک پکی سڑک بنا دی گئی جبکہ چک 59 ایس پی سے چک شاہو بلوچ سے گزرتی ہوئی سندھے خان روڈ تک ویسے ہی چھوڑ دی گئی ہے؟

(ج) اگر درج بالا جز کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چک 59 ایس پی سے سندھے خان روڈ تک پکی سڑک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ہری پور سے چک نمبر 59/SP تک پکی سڑک بنا دی گئی ہے لیکن چک نمبر 59/SP سے چک شاہو بلوچ سے گزرتی ہوئی سندھے خان روڈ تک سڑک منظور نہ ہوئی ہے۔

(ج) چک نمبر 59/SP سے سندھے خان روڈ تک سولنگ لگا ہوا ہے، لوگ یہی راستہ آنے جانے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور پکی سڑک بنانے کے لئے فنڈز درکار ہیں۔

سچا سودا تا ننکانہ صاحب سڑک کی تعمیر و مرمت کا مسئلہ

***6479: جناب فیضان خالد ورک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سچا سودا تا ننکانہ صاحب بائی پاس روڈ کو پہلی بار کب تعمیر کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سچا سودا بائی پاس جی ٹی روڈ مانا والہ تک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی وجہ سے سکھ یاتریوں کو سچا سودا سے ننکانہ صاحب آنے جانے میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) سچا سودا تا ننکانہ صاحب کو پہلی بار 07-2006 میں تعمیر کیا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس میں گھڑے پڑے ہوئے ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ سکھ یاتریوں کو مذکورہ سڑکوں پر سے گزرتے ہوئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ یہ سڑک صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں نہ ہے اس لئے صوبائی معیار کے مطابق تعمیر نہیں کی جا سکتی۔

(ج) اگر حکومت اس سڑک کی تعمیر یا مرمت کے لئے فنڈز مہیا کر دیتی ہے تو اس سڑک کی تعمیر و مرمت کا کام کروا دیا جائے گا۔

سانگلہ ہل سکھیکی روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار سے متعلقہ تفصیلات

*6482: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سانگلہ ہل سکھیکی روڈ اور بائی پاس ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ سڑک اور بائی پاس کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا حکومت عوام کو حادثات سے محفوظ رکھنے کے لئے پنڈوریاں انٹرچینج ایم 3 سے شاہ کوٹ تک سڑک دو رویہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست نہ ہے تاہم محکمہ پراونشل ہائی وے نے مئی 2015 میں پیچ ورک کر کے سڑک کی حالت بہتر کی ہے۔

(ب) ضلعی حکومت ننکانہ صاحب کی اس سلسلہ میں کوئی سکیم نہ ہے۔

(ج) ضلعی حکومت ننکانہ صاحب کی اس سلسلہ میں کوئی سکیم نہ ہے۔

راجن پور: حاجی پور میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*6775: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل حاجی پور ضلع راجن پور میں زیر زمین پانی کڑوا ہے؟

(ب) کیا مذکورہ یونین کونسل میں این جی او کی جانب سے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں اور کام کر رہے ہیں اگر ہیں تو تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ یونین کونسل کے رہائشیوں کو میٹھا پانی / واٹر فلٹریشن پلانٹ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست ہے۔

(ب) حاجی پور میں NGOs (سنگی فاؤنڈیشن) نے 21-08-2015 کو ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ لگایا جو کہ اس وقت کام کر رہا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب یونین کونسل حاجی پور ضلع راجن پور کے مکینوں کو میٹھا پانی فراہم کرنے کے لئے مزید فلٹریشن پلانٹ جلد از جلد لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جوڑے پل سے ہربنس پورہ لاہور تک ڈبل روڈ سے متعلقہ تفصیلات

772: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوڑے پل سے ہربنس پورہ لاہور تک ڈبل روڈ تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا اس کے لئے رقم بھی مختص ہو چکی ہے مگر موقعہ پر کام نہیں شروع ہوا؟

(ب) کیا حکومت اس روڈ کی تعمیر کا کام جلد از جلد شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست نہ ہے۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے ایسا کوئی منصوبہ نہ بنایا ہے۔

(ب) جواب جز (الف) کے مطابق ہے۔

چک نمبر 60 ایس پی میں قبرستان سے متعلقہ تفصیلات

774: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حلقہ پی پی-229 پاکپتن میں چک 60 ایس پی میں قبرستان موجود ہے؟

(ب) مذکورہ قبرستان کتنے رقبے پر محیط ہے اور کیا وہاں پر چار دیواری اور جنازگاہ بنی ہوئی ہے؟

(ج) اگر چار دیواری اور جنازگاہ نہیں بنی ہوئی تو کیا حکومت موجودہ مالی سال میں اس کے لئے فنڈز رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) چک نمبر 60 ایس پی میں قبرستان موجود ہے۔

(ب) فیلڈ سٹاف کی رپورٹ کے مطابق قبرستان کا رقبہ 41 کنال ہے جس میں جنازگاہ 25x100 فٹ پر محیط ہے اور قبرستان کی چار دیواری بنی ہوئی ہے۔

(ج) اس کا جواب جز (ب) میں موجود ہے۔

لاہور: عمر کالونی اور فضل کالونی کی سڑکوں کی تعمیر کا مسئلہ

803: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عمر کالونی اور فضل کالونی بند روڈ لاہور پی پی-149 کی سڑکیں پختہ نہ ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) حکومت نے ان کالونیوں میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنی رقم کس کس سڑک پر خرچ کی؟

(ج) کیا حکومت ان کالونیوں کی سڑکوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست نہ ہے۔ یونین کونسل نمبر 84، پی پی۔149 کا علاقہ نشیبی و دریائی ہے جس میں عمر کالونی اور فضل کالونی کی کچھ سڑکیں پختہ ہو چکی ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر باقی سڑکات کی تعمیر و مرمت کروائی جائیں گی۔

(ب) 14۔2013 میں ٹی ایم اے سمن آباد ٹاؤن لاہور نے باباتاج، ملک سٹریٹ اور عمر کالونی بند روڈ، لاہور جس کا تخمینہ لاگت مبلغ۔/9,58,000 تھا تعمیر کروائی جبکہ 15۔2014 میں کوئی سکیم موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں تحریر ہے کہ یہ علاقہ نشیبی و دریائی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر یہ سڑکیں تعمیر و مرمت کروائی جا سکیں گی۔

جہلم: تحصیل پنڈ دادنخان میں سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

861: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1992 میں یونین کونسل نمبر 48 دولت پور تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم کے علاقہ پنڈی بکھ تا پنن وال تک پانچ کلو میٹر روڈ بنائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنڈی بکھ تا پنن وال روڈ سیلاب کی وجہ سے مکمل تباہ ہو گئی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کے مکمل ٹوٹ جانے سے رہائشیوں کو اور کاشتکاروں کو اپنی اجناس پنن وال منڈی تک لے جانے کے لئے دوسرا راستہ جو دس کلو میٹر کا بنتا ہے وہ اختیار کرنا پڑتا ہے؟

(د) اگر درج بالا جز کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس روڈز کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے کہ ککڑ منڈی اور پنڈی بکھ کے رہائشیوں کے لئے 1992 میں پنڈی بکھ تا پنن وال سڑک لمبائی 1.40 کلو میٹر حصہ بنائی گئی تھی اور یہ درست ہے کہ پنڈی بکھ تا پنن سڑک کی کل لمبائی 4.40 کلو میٹر بنتی ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست نہ کہ 1992 کے سیلاب اور بعد میں آنے والے سالوں میں بارشوں کی وجہ سے یہ سڑک اس وقت خراب حالت میں ہے۔ یہ درست ہے کہ مذکورہ رہائشیوں کو دوسرا راستہ جو 9 کلومیٹر بنتا ہے اختیار کرنا پڑتا ہے۔

(د) ڈی سی او جہلم کی ہدایت پر سڑک کی تعمیر کا بقیہ حصہ اور مرمت برائے لمبائی 3.40 کلومیٹر کا تخمینہ لاگت 14.124 ملین بنا کر مورخہ 13۔01۔23 کو ڈی سی او جہلم کو منظوری کے لئے اور فنڈز اجراء کے لئے بھیج دیا تھا ابھی تک کوئی فنڈ نہیں ملے ہیں جیسے ہی سکیم منظور ہو گی اور فنڈز جاری ہوں گے اس سڑک کے ٹینڈر حسب ضابطہ اخباروں میں نوٹس بھیجنے کے بعد کام الاٹ کر کے موقع پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

میونسپل کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی تفصیل

903: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال نے گزشتہ دو سالوں کے دوران شہر کی کتنی سڑکوں کی تعمیر و مرمت اور پیچ ورک کیا گیا اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا حکومت میونسپل کمیٹی کمیر کی بلڈنگ و دفاتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ساہیوال کی طرف سے کمیر میونسپل کمیٹی میں سڑکات کی تعمیر اور پیچ ورک کا کوئی کام نہ کیا گیا ہے۔ چونکہ کمیر میونسپل کمیٹی ساہیوال سے تقریباً تیس کلومیٹر جنوب میں واقع ہے کبھی کسی عوامی نمائندے یا لوکل رہائشی کی طرف سے پیچ ورک کروانے کے متعلق کبھی کوئی استدعا ٹی ایم اے کو موصول نہ ہوئی ہے۔ جہاں تک نئی سڑکات کی تعمیر کا تعلق ہے تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن اپنے محدود بجٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام ترقیاتی کام کرواتی ہے۔ ٹی ایم اے ساہیوال میں کمیر کے بارے کوئی تجویز موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی مکیر کی موجودہ بلڈنگ و دفاتر خستہ حالی کا شکار ہیں اب جبکہ میونسپل کمیٹی مکیر کو آئندہ بلدیاتی نظام میں میونسپل کارپوریشن کا درجہ دیا گیا ہے۔ چونکہ ٹی ایم اے کے پاس فنڈز موجود نہ ہیں گورنمنٹ آف پنجاب کو مکیر کمیٹی کی بلڈنگ و دفاتر کے لئے 50 لاکھ کی ڈیمانڈ بذریعہ چٹھی نمبری TMO/SWL/1239 مورخہ 21-06-2016 بھیجی ہے کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فنڈز کی منظوری ہونے پر بمطابق مرمت و تعمیر بلڈنگ و دفاتر بنائے جا سکتے ہیں۔

جوڈیشل کمپلیکس ڈسکہ کے لئے دورویہ سڑک کی تعمیر

915: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

جوڈیشل کمپلیکس ڈسکہ جو کہ ڈسکہ میں نہر کے کنارے واقع ہے وہاں پر دورویہ سڑک تعمیر کئے جانے کا کوئی پروگرام ہے اگر نہیں تو کب تک ڈبل روڈ تعمیر کی جا سکے گی تاکہ عوام کے مسائل حل ہو سکیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

فی الحال دورویہ سڑک تعمیر کئے جانے کا کوئی پروگرام نہ ہے جب پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ہدایات اور فنڈز ملیں گے تو دورویہ سڑک تعمیر کر دی جائے گی۔

تھانہ بمبانوالہ میں سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

916: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-130 ڈسکہ میں تھانہ بمبانوالہ سے ایک سڑک نہر کی مشرقی پٹڑی پر کہیں کہیں بنی ہوئی ہے اور کہیں کہیں کچی پٹڑی ہے؟

(ب) کیا مذکورہ سڑک تعمیر کئے جانے کا کوئی پروگرام آئندہ 2015-16 کے اے ڈی پی میں شامل ہے اگر نہیں تو تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ سڑک آئندہ پروگرام 16-2015 کے ADP میں شامل کرنے کا پروگرام حکومت پنجاب کے اختیار میں ہے۔ اگر حکومت فنڈز مہیا کرے گی تو سڑک کی تعمیر کر دی جائے گی۔

حلقہ پی پی-144 میں سالڈ ویسٹ کے کنٹینرز سے متعلقہ تفصیلات

923: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-144 لاہور میں سالڈ ویسٹ کے لئے مختلف جگہوں پر کنٹینرز رکھے گئے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کے لئے کنٹینرز ویسٹ انکلوژ میں رکھے جا رہے ہیں، تفصیل بتائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

(الف) درست ہے۔ پی پی-144 میں مختلف مقامات پر 470 کنٹینرز رکھے گئے ہیں جنہیں وقت پر خالی کیا جاتا ہے۔ ان کنٹینرز کی تفصیل درج ذیل ہے:

کنٹینرز کی تعداد	یونین کونسل
58	18
57	32
53	33
46	34
40	35
73	36
69	37
74	38
کل تعداد	470

(ب) پی پی-144 میں کوئی ویسٹ انکلوژر نہیں ہے، یہاں پر چھوٹے کنٹینرز رکھے گئے ہیں جو کہ دن میں تین بار خالی کئے جاتے ہیں جو کہ بالکل بھی ماحولیاتی آلودگی کا باعث نہیں بنتے۔

مزید یہ کہ ان کنٹینرز کی صفائی کا بھی خاص خیال رکھا جاتا ہے اور انہیں باقاعدگی سے دھویا بھی جاتا ہے اور disinfect بھی کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کل 25-اپریل 2017 کے سوالات کی فہرست سے جناب سپیکر نے کچھ سوالات pending کئے تھے جن میں پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا تھا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2503 ہے۔ میرا یہ سوال آج تک کے لئے pending کیا گیا تھا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے تفصیل دینی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میری request ہے کہ اس سوال کے جواب کے لئے تھوڑا وقت چاہئے۔ اس سوال کو اگلے اجلاس تک pending کر لیا جائے۔ میں نے اس کا کافی جواب کل منگوایا ہے لیکن مکمل نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ اس سوال کو اگلے اجلاس تک pending کر دیں کیونکہ اس کا تفصیلی جواب آنے میں تھوڑا وقت لگے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگلا اجلاس تو بجٹ اجلاس ہوگا۔ آپ اسے اگلے اجلاس کے لئے pending کر دیں لیکن اس میں جو ایک دو دن آئیں گے تو اس میں اس سوال کو take up کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان سے انشاء اللہ ایک دو دن میں جواب لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جناب سپیکر نے کل پارلیمانی سیکرٹری چودھری زاہد اکرم کے ذمہ لگایا تھا کہ یہ آج جناح آبادی سکیم کے حوالے سے سوال کا جواب ایوان میں دیں گے۔ انہوں نے کل بڑی محنت کی اور ڈیپارٹمنٹ کو بلایا لیکن انہیں مکمل تفصیلات اور ڈاکومنٹس فراہم نہیں کئے گئے۔ آپ اس سوال کو اگلے اجلاس تک pending کر دیں تو انشاء اللہ یہ پی پی-222 اور تحصیل و ضلع ساہیوال میں جتنی بھی جناح آبادیاں ہیں ان کے بارے میں اگلے اجلاس میں یہ آگاہ کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سوال اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس سوال کے حوالے سے ان کا شکر گزار ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ والوں نے کافی تعاون کیا ہے۔ میں نے جو point out کیا تھا وہ بتانا مقصود ہے کہ عدالت کے حکم کو violate کیا گیا اور انہیں dispossess کیا گیا۔ ایک پرائیویٹ آدمی نے ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے قبضہ takeover کیا ہے۔ وہ کل ثابت ہو گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے متعلقہ نائب تحصیلدار کو معطل کر دیا ہے۔ وہاں پر جو CA اختر علی involve تھا آج پارلیمانی سیکرٹری نے اس کی ٹرانسفر کے لئے لکھ دیا ہے۔ میں ڈیپارٹمنٹ کا بڑا مشکور ہوں۔ اب انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ جمعۃ المبارک کو مکمل جواب دیں گے اس لئے اس سوال کو بھی جمعۃ المبارک تک pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ مطمئن ہیں تو اس سوال کو dispose of کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ کل action لیں گے اور جمعۃ المبارک کو یہ جواب دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس سوال کو جمعۃ المبارک تک pending کر دیا جائے کیونکہ کل سپیکر صاحب نے حکم جاری کیا تھا اس کے مطابق work out ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں تو سمجھا تھا کہ ملک ارشد چار سال میں پہلی دفعہ شاید مطمئن ہو گئے ہیں لیکن ابھی بھی وہ مطمئن نہیں ہوئے۔ جی، ٹھیک ہے اس سوال کو جمعۃ المبارک تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8412 ہے جو کل سے آج تک کے لئے pending کیا گیا تھا۔ آج پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ خود غائب ہو گئی ہیں۔ وہ خود گم ہو گئی ہیں، انہیں ہی ڈھونڈلیں جواب کہاں سے آنا ہے؟

خوش آمدید

چائنیز وفد کو گیلری میں خوش آمدید کہا جانا

MR DEPUTY SPEAKER: It has been brought to my notice that Chinese Parliamentary Delegation headed by Mr Ping Yu, Vice President of the Standing Committee on Sichuan Provincial People Congress China is present at Speaker Box to witness the Assembly session. I, on behalf of the Provincial Assembly of the Punjab welcome the distinguished guests. (Clapping)

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Honourable Speaker on behalf of the Treasury Benches I would like to welcome Mr Ping Yu, Vice President of the Standing Committee on Sichuan Provincial People Congress China and his delegates to the Provincial Assembly of the Punjab and we also appreciate the long lasting friendship through thick and thin which they stood by with Pakistan. We appreciate that we actually are honoured to have them here in our Assembly and as a friend. Thank you. (Clapping)

DR MURAD RAAS: Mr Speaker! on the behalf of the Opposition Mr Ping Yu welcome to Punjab Assembly and your whole team here we welcome you we thank you for coming here. Pakistan and China have also been friends for a very long time and China support and Pakistan support have always been mutual in the history of both the countries. So I just want to welcome you and if you need any suggestions from the Opposition we are always here and at the same time from the Government but I would particularly say that if you need any suggestions from the Opposition we are always available to you. Thank you very much. (Clapping)

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I, as Parliamentary Leader of the Jamaat-e-Islami Punjab, in this Assembly on behalf of

Jamaat-e-Islami, do welcome this august delegation to Punjab Assembly and I do appreciate the long lasting friendship between Pakistan and China. We rate it as a very beneficial for us, the assistance given by China to Pakistan. Thank you. (Clapping)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8412 ہے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ ابھی تک نہیں آئیں۔ آپ اس سوال کو کمیٹی کو refer کر دیں کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کی جانب سے seriousness نہیں ہے۔ commitment کے باوجود she did not bother for coming to the House.

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ان سے بات کروں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ سوال ایک دن پہلے pending ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فتیانہ صاحب! اس سوال کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، موکل صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر آپ سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ محکمہ خوراک نے باردانہ تقسیم کرنے کا process پنجاب میں شروع کر دیا ہے۔ مختصراً بات یہ ہے کہ میرے حلقہ میں کنگن پور سنٹر ہے۔ اس سنٹر میں پانچ پٹوار سرکل میں 65 ہزار بوری allocate ہوئی ہے۔ ان میں چار پٹوار سرکل اور شامل ہوئے ہیں اور باردانہ کی limit 65 ہزار ہی ہے۔ وہاں گرداوریوں کے مطابق دو لاکھ بوریاں available ہونی چاہئیں۔ گورنمنٹ نے یہ commitment کی ہوئی ہے کہ کسان سے گندم کا آخری دانہ تک خریدے گی۔ اگر دو لاکھ بوریوں کی ضرورت ہے اور 65 ہزار بوریوں کی allocation ہے تو کیسے یہ commitment پوری ہو گی؟

جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہے کہ ابھی درخواستیں وصول کی جا رہی ہیں تو آپ متعلقہ محکمہ کو کہیں کہ وہ میرے ساتھ آج یا کل میٹنگ کریں اور جو سرکل شامل کئے گئے ہیں ان کی مناسبت سے باردانہ بھی مزید بڑھائیں تاکہ ان کے لئے درخواستیں بھی دی جا سکیں اور process بھی وقت پر مکمل ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کے بعد سردار وقاص حسن موکل آپ کے پاس آئیں گے منسٹر صاحب سے بات کرنی ہے۔ان کا جو بھی معاملہ ہے اس کو solve کرنا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس کی ایوان میں کل رپورٹ پیش کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں نے ان کو کہہ دیا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آصف محمود صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ سے request کرنا چاہ رہا تھا کہ میں نے صوبائی اسمبلی پنجاب کے Rules of Procedure کے حوالے سے کچھ ترامیم کافی عرصہ پہلے جمع کرائی تھیں لیکن اس کے بعد کوئی feedback نہیں آیا۔ میں ایک ترمیم کا خصوصاً ذکر کرنا چاہوں گا جو میں سمجھتا ہوں کہ میری ناقص رائے کے مطابق بڑی بے ضرر سی ہے۔ میں نے ترمیم جمع کرائی ہے کہ اسمبلی کی proceeding کے آغاز میں قرآن پاک کی تلاوت اور نعت رسول مقبول پیش کی جاتی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ میں ایوان کے اندر ترمیم میں ایک تجویز دی تھی کہ National Anthem بھی ہونا چاہئے کیونکہ سینما گھروں میں movies چلنے سے پہلے ترانہ چلتا ہے اور جلسوں میں بھی ترانے چلتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان جس میں ممبرز بیٹھ کر پاکستان کے لئے policies بناتے ہیں تو جذبہ حب الوطنی کو اُجاگر کرنے کے لئے میری request ہو گی کہ میری اس ترمیم کو فی الفور take up کرتے ہوئے رولز کا حصہ بنایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! آپ کی جتنی بھی ترامیم تھیں وہ سپیشل کمیٹی کو refer ہو چکی ہیں وہ recommendation دے گی تو پھر اس کو انشاء اللہ take up کرتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کافی ساری ترامیم دی ہوئی ہیں۔ میری ترامیم ہیں لیکن مجھے کسی کمیٹی کا پتا بھی نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے نوٹس میں یہ بات نہیں تھی لہٰذا میں سیشن کے بعد اس کو دیکھتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! دوسری میری ایک request ہے کہ میری ایک تحریک التوائے کار جو کہ اگست کے مہینے سے چلی آ رہی تھی، may be حافظ صاحب کو اس تحریک کے بارے میں علم ہو اس کا ابھی تک جواب اسمبلی میں نہیں آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! کیا آپ نے وہ تحریک التوائے کار پڑھ دی تھی؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جی، وہ تحریک التوائے کار میں نے دو مرتبہ پڑھی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میانوالی میں کئی دکانداروں کو ڈی پی او میانوالی کے حکم پر پولیس نے گرفتار کر لیا ہے اور ان کے خلاف مقدمات درج ہو گئے ہیں۔ اس کا قصور صرف یہ ہے کہ انہوں نے اپنی دکان کے باہر "گو نواز گو" کے نعرے لکھے ہوئے تھے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی زیادتی کی بات ہے۔ چند دن پہلے سٹیڈیم میں پانچ طلباء جو کہ athletes تھے انہوں نے نعرے لگائے اور ان کو گرفتار کر لیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب پولیس کو اپنی یہ روش ترک کرنی چاہئے۔ اس طرح کا جو واقعہ ہے اس کی میں مذمت بھی کرتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ اگر انہوں نے اسی جرم میں ایف آئی آر کاٹ کر انہیں گرفتار کیا ہے تو فوری طور پر انہیں رہا کریں وگرنہ یہ "گو نواز گو" پورے پنجاب میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو نواز گو" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ میاں صاحب! میں نے آپ کو floor دیا ہے اور آپ نے یہ کام شروع کر دیا ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 4 جناب خرم شہزاد کی ہے جو تحریک استحقاق پڑھی جا چکی ہے لہٰذا اس تحریک استحقاق کا جواب آنا ہے۔ جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "رو عمران رو" کی مسلسل نعرے بازی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پاناما کیس کے فیصلے میں دو ججوں نے وزیراعظم کو مجرم قرار دیا ہے اور باقی تین ججوں نے بھی ان کے حق میں فیصلہ نہیں دیا لہذا آج دھرنا ہوگا۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے بیٹھ گئے اور نعرے بازی کرتے رہے)

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 279 ڈاکٹر مراد راس کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ جی، ڈاکٹر صاحب! (شور وغل)

تونسہ شریف میں زرعی گریجویٹس کو الاٹ ہونے والی 9400 کنال اراضی کو واگزار کرانے میں انتظامیہ رکاوٹ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ "گو نواز گو"

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ نے اپنی تحریک التوائے کار نہیں پڑھنی، نہیں پڑھنی؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جی، میں پڑھ دیتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" کی اشاعت مورخہ 6۔جنوری 2017 کی خبر کے مطابق تونسہ شریف انتظامیہ رکاوٹ، 9400 کنال اراضی کا قبضہ نہ مل سکا۔ تفصیلات کے مطابق پنجاب حکومت کی جانب سے سات سال پہلے تونسہ شریف کے زرعی گریجویٹس کو الاٹ ہونے والی 9400 کنال زرعی اراضی کے جائز قبضہ کے لئے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ سابق ڈی سی او ندیم الرحمن رمدے نے عدالت عالیہ میں قبضہ دلانے کی یقین دہانی کے باوجود دفتر میں انصاف کے لئے آنے والے متاثرین زرعی گریجویٹس کو دھمکیاں دے کر نکال دیا لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر "گو نواز گو"

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ نے اپنی تحریک التوائے کار پوری نہیں پڑھی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب آصف محمود کی ہے۔ یہ تمام تحاریک التوائے کار آپ ہی کی طرف سے ہیں لہٰذا آپ اپنی نشستوں پر تشریف لے جائیں۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 281/17 جناب آصف محمود کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

راولپنڈی میں صفائی کا نظام چلانے والی ترک کمپنی البیراک کا لیڈیز جم، لیاقت پارک اور سپورٹس کمپلیکس کی ملحقہ اراضی پر قبضہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 20-مارچ 2017 کی خبر کے مطابق صفائی کا نظام چلانے والی ترک کمپنی البیراک نے راولپنڈی میں لیڈیز جم، لیاقت پارک، لئی کنارے اور سپورٹس کمپلیکس سے ملحقہ قیمتی اراضی پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ package one کی تعمیراتی کمپنی زیڈ کے بی نے ایک معاہدہ کے تحت لیڈیز پارک استعمال کیا لیکن منصوبہ ختم ہونے کے بعد اس کو اصل شکل میں بحال نہ کیا جس پر کمپنی البیراک نے غیر قانونی قبضہ کر لیا اور پورے شہر کا کوڑا کرکٹ جمع کرنا شروع کر دیا جس سے علاقے میں بدبو، تعفن اور بیماریاں پھیلنے لگیں۔ انتظامیہ نے ویسٹ ٹرانسفر سٹیشن کسی دوسری جگہ منتقل کرنے کی یقین دہانی کرائی لیکن بعد ازاں خاموشی اختیار کر لی جس کی وجہ سے اس میں مزید توسیع ہو گی لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

(آرڈیننسز جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل سرکاری کارروائی laying of Ordinances ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرے بازی)

آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House. Minister for Law may lay the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Ordinance 2017.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Ordinance 2017.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and referred to

the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) بوائلر اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and referred to the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment with the direction to submit its report within two months.

زیرو آور نوٹس

(کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آور نوٹس take up کرتے ہیں۔ پہلا زیرو آور نوٹس نمبر 163 چودھری غلام مرتضیٰ کا ہے جو کہ move ہو چکا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس زیرو آور نوٹس کو pending فرما دیں۔ میں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے اس کا جواب لے کر عرض کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آور نوٹس کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 27-اپریل 2017 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔